

اصلاحِ نفس اور فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی جامع تحریر



# آيُّهَا الْوَلَدُ

ترجمہ بنام

## بے گناہ کو نصیحت

عَلَيْهِ رَحْمَةُ  
اللَّهِ الْوَالِي

مُصَنِّف: حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سَيِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی

(المتوفى ٥٠٥هـ)



عَلَيْهِ رَحْمَةُ  
اللَّهِ الْوَالِي

جالی مبارک مزارِ پاکِ امام محمد غزالی

مکتبۃ الدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

SC1286

مکتبۃ الدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

نفس کی اصلاح اور فکر آخرت کا جذبہ بڑھانے والی جامع تحریر

# آيَهَا الْوَلَدُ

ترجمہ بنام

## بیٹے کو نصیحت

مؤلف:

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِی

مُتَرْجِمِينَ: مدنی علما (شعبہ تراجم کتب)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب :	اَيُّهَا الْوَلَدُ
ترجمہ بنام :	بیٹے کو نصیحت
مؤلف :	حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی
مترجمین :	مدنی علما (شعبہ تراجم کتب)
اشاعت :	شوال المکرم ۱۴۳۱ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۰ء
اشاعت :	۱۴۳۲ھ، ۲۰۱۱ء تعداد: 13000
اشاعت :	۱۴۳۳ھ، ۲۰۱۲ء تعداد: 8000
اشاعت :	۱۴۳۴ھ، ۲۰۱۳ء تعداد: 6000

## تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۴ شوال المکرم ۱۴۲۵ھ

حوالہ نمبر: ۱۶۳

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”اَيُّهَا الْوَلَدُ“ کے ترجمہ

”بیٹے کو نصیحت“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و منہاجیم کے اعتبار سے مفید و رہبر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)

23-09-2010

**تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔**

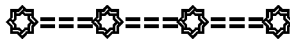
Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.

Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

## فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
25	إطاعت وعبادت کی حقیقت	3	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
27	بعض باتیں زبان سے بیان نہیں ہو سکتیں	4	الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ کا تعارف
28	سالمک کے لئے ضروری باتیں	6	پہلے اسے پڑھ لیجئے
28	چار ہزار احادیث میں سے صرف ایک	9	اے محبت کرنے والے! بہت ہی پیارے بیٹے
29	30 سالہ دور طالب علمی کا خلاصہ	9	مہکتا مہکا تادمی پھول
29	{ 1 } ..... پہلا فائدہ	10	نصیحت کس پر اثر نہیں کرتی؟
30	{ 2 } ..... دوسرا فائدہ	11	علم پر عمل نہ کرنے کی مثال
30	{ 3 } ..... تیسرا فائدہ	12	صرف کتابیں جمع کرنا فائدہ مند نہیں
31	{ 4 } ..... چوتھا فائدہ	12	عمل کے متعلق 5 فرامین باری تعالیٰ
31	{ 5 } ..... پانچواں فائدہ	13	اسلام کی بنیاد
32	{ 6 } ..... چھٹا فائدہ	13	ایمان کے کہتے ہیں
32	{ 7 } ..... ساتواں فائدہ	14	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب کون؟
33	{ 8 } ..... آٹھواں فائدہ	15	رحمت خداوندی
34	مُرشد کی اہمیت و ضرورت	16	جھوٹی اُمید و آس
35	پیر کامل کا عالم ہونا ضروری ہے	16	مفلکند اور احق
36	پیر کامل کے 26 اوصاف	17	حُصولِ علم و مطالعہ کا مقصد
37	پیر و مرشد کا ظاہری احترام	18	میت سے 40 سوالات
37	پیر و مرشد کا باطنی احترام	19	غیر مفید اور بے فائدہ علم
38	بد عقیدہ لوگوں کی صحبت سے پرہیز	20	سعادت مند اور بد بخت
38	تَصَوُّف کی حقیقت	21	ٹھنڈا پانی دیکھ کر غشی
38	بندگی کی حقیقت	21	صرف حُصولِ علم ہی کافی نہیں
39	تَوْحُّد کی حقیقت	23	اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ آوازیں
39	إخلاص کی حقیقت	23	فرشتے کی ندا

49	اُمرا کے تجھے یا شیطان کا وار؟	39	ریا کاری اور اس کا علاج
49	{ 4 } ..... چوتھی نصیحت	40	علم پر عمل کی بزرگت
50	جن 4 باتوں پر عمل کرنا ہے	41	آٹھ اہم مدنی پھول
50	اللہ تعالیٰ سے بندے کا معاملہ	42	جن 4 باتوں سے دوری لازم ہے
50	{ 5 } ..... پانچویں نصیحت	42	{ 1 } ..... پہلی نصیحت
51	بندوں سے معاملہ	42	مناظرے کی اجازت کب ہے؟
51	{ 6 } ..... چھٹی نصیحت	42	قلبی امراض میں مبتلا مریض
51	علم و مطالعہ کی نوعیت	43	جاہل مریضوں کی 4 اقسام
51	{ 7 } ..... ساتویں نصیحت	43	(۱) ..... پہلا مریض (حد کا شکار)
51	نجات کا مدنی نسخہ	44	(۲) ..... دوسرا مریض (حمات کا شکار)
52	دلوں اور نیتوں پر نظر	44	(۳) ..... تیسرا مریض (کم عقلی کا شکار)
52	کتنا علم فرض ہے؟	45	(۴) ..... چوتھا مریض (نصیحت کا طلبگار)
53	حرص و طمع سے دوری	45	وعظ و بیان کی حقیقت
53	{ 8 } ..... آٹھویں نصیحت	45	{ 2 } ..... دوسری نصیحت
54	دعائے خاص	46	وعظ و نصیحت میں دو باتوں سے پرہیز
56	ماخذ و مراجع	49	اُمرا سے میل جول کا نقصان
57	الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ كِتَابُ الْتَّعَارُفِ	49	{ 3 } ..... تیسری نصیحت



## تعارف اور سعادت

حضرت سیدنا امام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما و رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوٰحِدَةُ (متوفی ۶۸۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جو شخص اللہ عز و جل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔“

(تفسیر البیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الاية: ۷۱، ج ۴، ص ۳۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## ”نصیحت قبول کرو“ کے 12 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”12 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی

نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دومدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

{ ۱ } ہر بار حمد و { ۲ } صلوٰۃ اور { ۳ } تَعُوْذُ و { ۴ } تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی

صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ { ۵ } رضائے

الہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ { ۶ } حَسْبِيَ الْوَسْعُ اس کا باؤ صُو اور

قبلہ رُو مطالعہ کروں گا۔ { ۷ } جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

{ ۸ } جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں

گا۔ { ۹ } دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ { ۱۰ } (اپنے ذاتی نسخے پر)

عند الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ { ۱۱ } اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا

تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (مسوط امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷،

الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں

گا۔ { ۱۲ } کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔

(مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبال محمد الیاس عطاء رقا دری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تبليغ قرآن  
وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ  
علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے۔ ان تمام امور کو بحسن خوبی  
سرا انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس  
”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علما و مفتیانِ کرام کثرہم اللہ السلام  
پر مشتمل ہے۔ جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ  
ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تراجم کتب

(۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ علی حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت،  
عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجیدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم  
شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام  
احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق

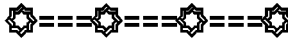
حَتَّى الْوُسْعِ سَهْلُ اُسْلُوبِ میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللَّهُمَّ اغْزُوجَلِّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بِشْمُول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرِ اشہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِحَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ





## پہلے اسے پڑھ لیجئے!

علم دین کا حصول بے شک بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے قرآن مجید فرقان حمید نے اہل علم کی فضیلت میں ارشاد فرمایا:

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ  
أَوْثَرُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (پ ۲۸، مجادلہ: ۱۱) اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ”عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔“ (۱)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”ایک فقیہ (عالم) ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔“ (۲)

لیکن علم وہی فائدہ مند ہے جس سے نفع اٹھایا جاسکے اس لئے کہ نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بے فائدہ علم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگی ہے۔ چنانچہ،

پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ

مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ۔ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔“ (۳)

لہذا وہی علم حاصل کیا جائے جو دنیا و آخرت میں نافع ہو اور جس علم سے کوئی فائدہ نہ پہنچے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔ حُبَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی

عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی سے ان کے ایک شاگرد نے اس بارے میں مکتوب کے ذریعے استفسار

کیا اور ساتھ میں کچھ نصیحتوں کا بھی طالب ہوا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جواباً

①..... سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث: ۲۶۹۴، ج ۴، ص ۳۱۴۔

②..... سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث: ۲۶۹۰، ج ۴، ص ۳۱۲۔

③..... صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر الحدیث: ۲۷۲۲، ص ۱۴۵۷۔

رسالہ نمائکتوب تحریر فرمایا جو ”ایہا الودد“ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس مکتوب میں حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے ایک شفیق باپ کی طرح اپنے روحانی بیٹے کو نصیحتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مختصر مکتوب گویا تصوف کا مختصر و جامع نصاب ہے۔ کامل توجہ کے ساتھ اس کا پڑھنا بلکہ بار بار پڑھنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں مدنی انقلاب برپا ہوگا۔ حضرت سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا لکھا ہوا ایک ایک جملہ تاثیر کا تیر بن کر دل میں اترتا محسوس ہوگا۔

کامیابی و نجات حاصل کرنے کے لئے حضرت سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے تزکیہ نفس اور اصلاح اعمال پر کافی زور دیا ہے اور مرشدِ کامل کی ضرورت کو اس کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ جبکہ صرف حصولِ علم ہی کو سب کچھ سمجھ لینے والوں کو سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ مثلاً اس ملفوظ پر غور فرمائیں تو دل کی کیفیات بدلتی نظر آئیں گی۔ چنانچہ،

ارشاد فرمایا: ”جو علم آج تجھے گناہوں سے دور نہیں کر سکا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کا شوق پیدا نہ کر سکا تو یاد رکھ یہ کل قیامت میں تجھے جہنم کی آگ سے بھی نہ بچا سکے گا۔“  
لہذا ہر مسلمان کو خصوصاً طلباء کو چاہئے کہ اول تا آخر یہ رسالہ مکمل پڑھ لیں۔ مجلس المدینۃ العلمیہ نے شعبہ تراجم کتب کو اس کے اردو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!  
اس کا اردو ترجمہ بنام ”بیٹے کو نصیحت“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ السَّلام کی عنایتوں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پر خلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہی کا دخل ہے۔

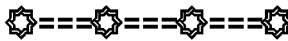
ترجمہ کے لئے دَارُ الْفِکْرِ بیروت کا نسخہ (مطبوعہ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۳ء) استعمال کیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے ہوئے ان امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے:

- ☆..... سلیس اور با محاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔
- ☆..... آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ سے لیا گیا ہے۔
- ☆..... آیاتِ مبارکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور حَتَّی الْمَقْدُورِ احادیثِ طیبہ و واقعات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔
- ☆..... بعض مقامات پر حواشی مع التخریج کا التزام کیا گیا ہے۔
- ☆..... موقع کی مناسبت سے جگہ بہ جگہ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔
- ☆..... نیز مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (.....) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
- ☆..... علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمِنٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

**شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)**



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اے محبت کرنے والے! بہت ہی پیارے بیٹے!

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنی اطاعت میں لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے پیاروں کے راستے پر چلنا نصیب فرمائے۔ یہ بات ذہن نشین کرلو!

نصیحت کے بہتے پھول تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث و سنت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اگر تمہیں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے فیضانِ نصیحت حاصل ہو چکا ہے تو پھر میری کسی نصیحت کی ضرورت نہیں اور اگر بارگاہِ مصطفیٰ سے نصیحت نہیں پہنچی تو یہ بتاؤ تم نے گزرے ایام میں کیا حاصل کیا؟

## مہکتا مہکتا مدنی پھول

اے پیارے بیٹے!

حضور نبی کریم، رُؤفٌ رَّحِیْمٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو جو نصیحتیں ارشاد فرمائیں اُن میں سے ایک مہکتا مدنی پھول یہ ہے: ”عَلَامَةُ اِعْرَاضِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِسْتِغَالَهُ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ وَاِنْ اَمْرًا اُذْہَبَتْ سَاعَةٌ مِّنْ عُمْرِہٖ فِیْ غَیْرِ مَا خُلِقَ لَہٗ لِجَدِّیْدٍ اَنْ تَطُوْلَ عَلَیْہِ حَسْرَتُہٗ وَمِنْ جَاوَزِ الدُّبْعِیْنِ وَلَمْ یَغْلِبْ عَلَیْہِ خَیْرَہٗ شَرُّہٗ فَلِیَتَجَهَّزَ اِلَی النَّارِ یعنی: بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی حسرت طویل ہو جائے اور جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور

اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“ (۱)

سمجھدار اور عقلمند کے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے۔

## نصیحت کس پر اثر نہیں کرتی؟ اے لختِ جگر!

نصیحت کرنا تو بہت آسان ہے..... مگر اس کو قبول کرنا (یعنی اس پر عمل کرنا) بہت ہی مشکل ہے..... کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غلبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں..... بالخصوص اُس رسمی طالب علم کو نصیحت زیادہ کڑوی لگتی ہے جو اپنی واہ واہ چاہنے اور دنیاوی شہرت کے حصول میں مگن ہو..... کیونکہ وہ اس گمانِ فاسد میں مبتلا ہوتا ہے کہ ”اسے کامیابی اور آخرت میں نجات کے لئے صرف علم ہی کافی ہے اور عمل کی کوئی ضرورت نہیں“..... حالانکہ یہ تو فلسفیوں کا نظریہ ہے..... اور یہ شخص اتنا بھی نہیں جانتا کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا آخرت میں شدید پکڑ کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ اللہ عزّوجلّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا أَبَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يَنْفَعُهُ اللَّهُ بِعِلْمِهِ“ یعنی: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالم کو ہوگا جسے اللہ عزّوجلّ نے اُس کے علم کے سبب کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔“ (۲)

سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کو بعد وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: ”اے ابوالقاسم! کچھ ارشاد فرمائیے (بعد وفات کیا ہوتی؟)۔“ فرمایا:

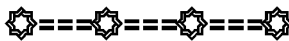
①..... تفسیر روح البیان، سورۃ بقرۃ، تحت الایۃ: ۲۳۲، ج ۱، ص ۳۶۳.

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج ۲، ص ۲۸۵.

”علمی ابحاث اور علمی نکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات (کی تنہائی) میں ادا کی جانے والی چند رکعتوں نے خوب فائدہ پہنچایا۔“

## علم پر عمل نہ کرنے کی مثال اے نورِ نظر!

نیک اعمال اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا (بلکہ ظاہر و باطن کو اخلاقِ حسنہ سے مُزین و آراستہ کرنا)..... اور یقین رکھو کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی (بروزِ حشر) تیرے کام نہ آئے گا..... جیسا کہ ایک شخص جنگل میں ہوا اور اس کے پاس دیگر ہتھیاروں کے علاوہ 10 ہندی تلواریں بھی ہوں..... اور وہ ان کو استعمال کرنے میں مہارت بھی رکھتا ہو..... ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو..... ایسے میں اچانک ایک مہیب اور خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے..... تو تمہارا کیا خیال ہے کہ استعمال کئے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اُسے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟..... یقیناً تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ان ہتھیاروں کو استعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جاسکتا..... پس یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص ایک لاکھ علمی مسائل پڑھ کر ان کو اچھی طرح جان لے مگر عمل نہ کرے تو وہ مسائل اسے کچھ نفع نہ دیں گے..... اس بات کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو..... اسے گرمی اور صُفرا (ایک قسم کا مرض) کی شکایت ہو اور اسے معلوم ہو کہ اس کا علاج سِگنُجِ یِسُن (س۔ گنج۔ بین: سرکہ یا نیبو کے عرق کا پکا ہوا شربت) اور کشکاب (جو کاپانی) کے استعمال کرنے میں ہے تو انہیں استعمال کئے بغیر (صرف ان کی موجودگی سے) اس کا مرض کس طرح ختم ہو سکتا ہے؟



## صرف کتابیں جمع کرنا فائدہ مند نہیں

پیارے بیٹے!

اگر تم 100 سال تک ہُصولِ علم میں مصروف رہو اور ایک ہزار کتابیں جمع کر لو تب بھی عمل کے بغیر اللہ عزوجل کی رحمت کے مستحق نہیں بن سکتے۔  
عمل کے متعلق 5 فرامین باری تعالیٰ:

{ 1 }

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ﴿٣٦﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ (پ ۲۷، النجم: ۳۹)

{ 2 }

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (پ ۱۶، الکہف: ۱۱۰) ترجمہ کنز الایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے۔

{ 3 }

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۹﴾ ترجمہ کنز الایمان: بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۸۲)

{ 4 }

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۷۷﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔ (پ ۱۶، الکہف: ۱۰۷، ۱۰۸)

{ 5 }

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا      ترجمہ کنز الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے۔ (پ ۹، الفرقان: ۷۰)

## اسلام کی بنیاد

اور مذکورہ آیات مبارکہ کے علاوہ اس حدیث پاک کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟  
(کیا اب بھی تجھے عمل کی ترغیب نہیں ملے گی؟)

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی: اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ غَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ غَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور جسے استطاعت ہو اس کا بیعت اللہ کا حج کرنا۔ (1)

## ایمان کسے کہتے ہیں

الْإِيمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ یعنی: ایمان زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور ارکان (اسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (2)

- 1..... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاؤکم ایمانکم، الحدیث: ۸، ج ۱، ص ۱۴۔
- 2..... شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تحریک خلاصہ ہے: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ (حضرت سیدنا) امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور جمہور محدثین (رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ) اعمال و اقوال کو ایمان کا جز مانتے ہیں اور (حضرت سیدنا) امام اعظم و جمہور متکلمین و محققین محدثین (رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ) اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ صحیحہ و رائج یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں۔ (نزہۃ البقاری شرح صحیح البخاری، ج ۱، ص ۲۳۶، ملحظاً) اس کے دلائل جاننے کے لئے ”نزہۃ القاری“ کے اسی مقام کا مطالعہ فرمائیے۔.....



## اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب کون؟

نیک اعمال کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق (قرآن وحدیث میں موجود) دلائل کو شمار نہیں کیا جاسکتا..... اگر بندہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے جنت تک پہنچ گیا تو یہ اس کے اطاعت و عبادت بجالانے کے بعد ہوگا..... کیونکہ اللہ عزوجل کی رحمت اس کے نیک بندوں کے قریب ہوتی ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ بندے کا صاحب ایمان ہونا ہی جنت میں داخلے کے لئے کافی ہے..... (اور عمل کی ضرورت نہیں) تو ہم کہیں گے کہ آپ کا کہنا درست ہے..... مگر اسے جنت میں جانا کب نصیب ہوگا؟..... وہاں تک پہنچنے کے لئے کافی دشوار گزار گھاٹیوں اور پُر خار وادیوں کا سامنا کرنا پڑے گا..... سب سے پہلا مرحلہ تو ایمان کی گھاٹی سے بحفاظت..... نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 612 صفحات پر مشتمل کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ: 39 تا 40 پر بلال امیر اہلسنت، شیخ طریقت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں: ایمان لغت میں تصدیق کرنے (یعنی سچا ماننے) کو کہتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱، ص ۴۷) ایمان کا دوسرا لغوی معنی ہے: اُمن دینا۔ چونکہ مومن اچھے عقیدے اختیار کر کے اپنے آپ کو دائمی یعنی ہمیشہ والے عذاب سے اُمن دے دیتا ہے اس لئے اچھے عقیدوں کے اختیار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ج ۱، ص ۸) اور اصطلاح شرع میں ایمان کے معنی ہیں: ”سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین سے ہیں۔“ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲) اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر بات میں سچا جانے۔ حضور کی حقانیت کو صدق دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مُقَرَّر (یعنی اقرار کرنے والا) ہوا ہے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ اور رسول (عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم) کا انکار یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) یا توہین نہ پائی جائے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۹، ص ۲۵۴، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

گزرنا ہے..... کیا خبر بندہ ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ (۱)  
 ..... (اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ آمین)..... اور اگر (کامیاب ہو کر) جنت میں داخل  
 ہو بھی گیا تو پھر بھی مفلس جہنمی ہوگا..... چنانچہ،

حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت  
 کے دن ارشاد فرمائے گا: ”اے میرے بندو! میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ اور  
 اسے اپنے اعمال کے مطابق تقسیم کر لو۔“

## رحمتِ خداوندی

### اے نختِ جگر!

عمل کرو گے تو اجر و ثواب پاؤ گے..... منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک عابد نے  
 70 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اس کی شان و عظمت  
 فرشتوں پر ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا تا کہ اسے یہ بتائے کہ  
 اس قدر زہد و عبادت کے باوجود وہ جنت کا مستحق نہیں۔ چنانچہ فرشتے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا  
 پیغام پہنچایا تو اس نیک شخص نے جواب دیا: ”ہمیں تو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس  
 لئے ہمیں عبادت ہی کرنا چاہئے۔“ (اب یہ خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی مرضی ہے کہ محض اپنے کرم  
 سے داخل جنت فرمادے یا عدل کرتے ہوئے جہنم میں جھونک دے) جب فرشتہ ربِّ کائنات  
 عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پوچھا: ”میرے بندے نے کیا  
 جواب دیا؟“ عرض کی: ”اے تمام جہانوں کے پروردگار! تو اپنے بندے کے جواب کو

①..... ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنانے کی خاطر مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل  
 کتاب ”بیانات عطاریہ“ میں شامل رسالہ ”برے خاتمے کے اسباب“ صفحہ 107 تا 146 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

خوب جانتا ہے۔“ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”جب میرا بندہ میری عبادت سے جی نہیں پڑاتا تو میری شانِ کریمہ کا تقاضا ہے کہ میں بھی اس سے نظرِ رحمت نہ پھیروں۔ اے فرشتو! گواہ رہو! میں نے اس کی مغفرت فرمادی۔“

حضور انور، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسِبُوا وَزِنُوا أَعْمَالَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا“ یعنی: اس سے پہلے کہ تمہارا حساب ہو اپنا حساب خود کر لو اور اپنے اعمال کا وزن کر لو قبل اس کے کہ انہیں تولاجائے۔“ (1)

## جھوٹی اُمید و آس

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: ”جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نیک اعمال اپناے بغیر جنت میں داخل ہوگا وہ جھوٹی اُمید و آس کا شکار ہے اور جس نے یہ خیال کیا کہ نیک اعمال کی بھرپور کوشش سے ہی جنت میں داخل ہوگا تو گویا وہ خود کو اللہ عزوجل کی رحمت سے مستغنی وبے پروا سمجھ بیٹھا ہے۔“ (2)

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: ”اچھے اعمال کے بغیر جنت کی طلب گناہ سے کم نہیں۔“ (3)

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہی ارشاد گرامی ہے کہ ”حقیقی بندگی کی علامت یہ ہے کہ بندہ عمل نہ چھوڑے بلکہ عمل کو اچھا سمجھنا چھوڑ دے۔“

## عقل مند اور احمق

سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

①..... سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (ت ۹۰)، الحدیث: ۲۴۶۷، ج ۴، ص ۲۰۸.

②..... تفسیر روح البیان، سورۃ بقرۃ، تحت الایۃ: ۲۴۶، ج ۱، ص ۳۸۳.

③..... تفسیر روح البیان، سورۃ رعد، تحت الایۃ: ۲۴۶، ج ۴، ص ۳۸۸.

”الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْأَحْمَقُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ“  
یعنی: عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے اور احمق و نادان وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور (نفسانی خواہشات و ممنوعات کو ترک کرنے بغیر) اللہ عزَّ وَّجَلَّ سے عفو و درگزر راور جنت کی اُمید رکھے۔“ (۱)

## حُصُولِ عِلْمِ وِ مطالعہ کا مقصد

اے پیارے بیٹے!

تم کتنی ہی راتیں جاگ کر حُصُولِ علم میں مشغول و مصروف رہے..... اور (اس تُّبِ بنی کے شوق میں) اپنے اوپر نیند کو حرام کئے رکھا..... میں نہیں جانتا کہ تمہاری اس محنت و مشقت کا سبب کیا تھا؟..... اگر تمہاری نیت دنیوی ساز و سامان اور مال و دولت حاصل کرنے..... دنیوی منصب اور عہدے پانے..... اور ہم عصر لوگوں پر اپنی برتری اور بڑائی ظاہر کرنے کی تھی تو (کان کھول کر سن لو!) تمہارے لئے ہلاکت و بربادی ہے..... اور اگر ان شب بیداریوں میں تمہاری نیت یہ تھی کہ تم اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری شریعت کا پیغام عام کرو گے..... اپنے کردار و اخلاق کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالو گے..... اور ہمیشہ برائی کی طرف بُلانے والے نفسِ امارہ کی شرارتوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرو گے تو تمہیں مُبارک ہو..... اور سعادت مندی نصیب ہو۔  
کسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے:

سَهْرُ الْعُيُونِ لَغَيْرِ وَجْهِكَ صَانِعٌ وَبُكَاءُهُنَّ لَغَيْرِ فَقْدِكَ بَاطِلٌ

ترجمہ: تیرے رُخِ زیبا کے دیدار کے علاوہ کسی غیر کے لئے ان آنکھوں کا جاگتے رہنا بیکار ہے اور تیرے علاوہ کسی اور کے فراق میں ان کا رونا باطل و عبث ہے۔

①..... سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (ت ۹۰)، الحدیث: ۲۴۶۷، ج ۴، ص ۲۰۸.

## اے نورِ نظر!

عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَحِبُّ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ تُجْزَى بِهِ یعنی: جیسے چاہے زندگی گزارو آخر کار تمہیں مرنا ہے..... جس سے چاہو محبت کرو ایک نہ ایک دن تم اس سے جدا ہو جاؤ گے..... اور جیسا چاہے عمل کرو بالآخر اس کا بدلہ ضرور دیئے جاؤ گے۔

## اے لختِ جگر!

علمِ کلام و مناظرہ، علمِ طب، علمِ دوا وین و اشعار، علمِ نجوم و عروض، علمِ نحو و صرف (جن کے حاصل کرنے کا مقصد اگر دنیوی شہرت کا حصول اور لوگوں پر اپنی بڑائی و برتری کا اظہار تھا) تو سوائے اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی ناراضی میں اپنی عمر کا قیمتی وقت ضائع کرنے کے تیرے ہاتھ کیا آیا؟

## میت سے 40 سوالات

میں نے انجیل مقدس میں لکھا ہوا پایا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: میت کو چار پائی پر رکھ کر قبر تک لانے کے دوران اللہ عزَّ وَّجَلَّ میت سے 40 سوالات کرتا ہے..... ان میں سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے: ”اے میرے بندے! لوگوں کو حسین و جمیل نظر آنے کے لئے برسوں تو خود کو سنوارتا رہا لیکن جس چیز (یعنی دل) پر میری نظر (رحمت) ہوتی ہے اسے تُو نے ایک لمحہ بھی پاک و صاف نہ کیا۔“

(اے انسان!) ہر روز اللہ عزَّ وَّجَلَّ تیرے دل پر نظر کرم فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ”تو میرے غیر کی خاطر کیا کچھ کر گزرتا ہے..... حالانکہ تجھے میری نعمتوں نے گھیر رکھا ہے (پھر بھی میری فرمانبرداری کی طرف مائل نہیں ہوتا؟)..... کیا تُو بہرہ ہو چکا ہے؟..... کیا تجھے کچھ سنائی نہیں دیتا؟“

## غیر مفید اور بے فائدہ علم

اے پیارے بیٹے!

عمل کے بغیر علم پاگل پن اور دیوانگی سے کم نہیں اور علم کے بغیر عمل کی کچھ حیثیت نہیں (۱)۔  
..... (اس بات کو گہرے سے باندھ لو! کہ) جو علم آج تمہیں گناہوں سے دُور کر سکا نہ اللہ عزَّوَجَلَّ کی اطاعت (و عبادت) کا شوق پیدا کر سکا یہ کل قیامت میں تمہیں جہنم کی (بھڑکتی ہوئی) آگ سے بھی نہیں بچا سکے گا..... اگر آج تم نے نیک عمل نہ کیا اور (سنتوں کو اپنا کر) گزرے ہوئے وقت کا تدارک نہ کیا، تو کل قیامت میں تمہاری ایک ہی پکار ہوگی:

فَاِمْرًا جَعَلْتُ صَالِحًا (پ ۲۱، السجدة: ۱۲) ترجمہ کنز الایمان: ہمیں پھر بھیج کہ نیک عمل کریں۔

تو تجھے جواب دیا جائے گا: ”اے احمق و نادان! تو وہیں سے تو آ رہا ہے۔“

①..... بغیر علم کے نہ صرف یہ کہ عبادات عموماً درست طریقہ پر ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں بلکہ بسا اوقات بندہ سخت گنہگار ہوتا ہے۔ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 651 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ صفحہ 355 پر مجدد اعظم، امام اہلسنت حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (متوفی ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں: ”حدیث میں ارشاد ہوا: اَلْمُتَعَبِدُ بِغَيْرِ فِقْهِ كَالْجَمَارِ فِي الطَّاحُونِ (بغیر فقہ کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا)۔ (کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیہ، الحدیث: ۲۸۷۰۵، ج ۵، الجزء العاشر، ص ۶۱) بغیر فقہ کے عابد بننے والا (فرمایا)، عابد نہ فرمایا بلکہ عابد بننے والا فرمایا یعنی بغیر فقہ کے عبادت ہو ہی نہیں سکتی، جو (بغیر فقہ کے) عابد بنتا ہے وہ ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے اور حاصل کچھ نہیں۔“

نیز فقیر ملت، حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی (متوفی ۱۳۳۱ھ) اس حدیث پاک کے تحت یوں تحریر فرماتے ہیں: ”مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا اگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب نہیں ملتا۔“ (علم اور علما، ص ۵۸)

## اے نخت جگر!

روح میں ہمت پیدا کرو..... نفس کے خلاف جہاد کرو..... اور موت کو اپنے قریب تر جان..... کیونکہ تمہاری منزل قبر ہے..... اور قبرستان والے ہر لمحہ تمہارے انتظار میں ہیں کہ تم کب ان کے پاس پہنچو گے؟..... خبردار! خبردار! بغیر زاد راہ کے ان کے پاس جانے سے ڈرو۔

## سعادت مند اور بدبخت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ جسم پرندوں (یعنی ایسی سعادت مند روحوں) کے لئے بنجرے ہیں (جو ہر لمحہ عالم بالا کی جانب پرواز کے لئے بیتاب رہتی ہیں) یا یہ جسم جانوروں (یعنی ایسی روحوں) کے لئے اصطبل ہیں (جو نیک اعمال سے دور ہیں)۔“

پس اپنی ذات میں غور کرو کہ ان دونوں میں سے تمہارا تعلق کس کے ساتھ ہے؟..... اگر تم عالم بالا کی جانب پرواز کے لئے بیتاب پرندوں میں سے ہو تو جب (موت کے وقت) یہ سُجُور و خوش گن آواز سنو:

”اُسْجِعِیْ اِلٰی سَابِلِکَ“ (پ ۳۰، الفجر: ۲۸) ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی طرف واپس ہو۔  
تُو فُوراً بِلندیوں کی طرف پرواز کر کرتے ہوئے جنت کے اعلیٰ مقام پر جا پہنچنا۔ چنانچہ،  
رحمتِ عالمیان، سرِ درِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:  
”اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ یعنی: سعد بن معاذ کی موت سے عرشِ رحمن (فرحت و شادمانی سے) جھوم اُٹھا۔“ (۱)

اور مَعَاذُ اللہ اگر تمہارا شمار جانوروں میں ہو جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

①..... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ، الحدیث: ۳۸۰۳، ج ۲، ص ۵۶۰۔

أَوَّلِيكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ط ترجمہ کنز الایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ  
(پ ۹، الاعراف: ۱۷۹) اُن سے بڑھ کر گمراہ۔

تو ایسی صورت میں اس دنیا سے سیدھا جہنم کی آگ میں جانے سے بے خوف نہ ہونا۔“

## ٹھنڈا پانی دیکھ کر غشی

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا۔ پیالہ ہاتھ میں لیتے ہی آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر غشی طاری ہو گئی اور پیالہ دستِ مبارک سے نیچے گر گیا۔ جب کچھ دیر بعد افاقہ ہوا تو لوگوں نے پوچھا: ”اے ابوسعید! آپ کو کیا ہو گیا تھا؟“ فرمایا: ”مجھے دوزخ والوں کی وہ التجائیں یاد آ گئیں جو وہ جنت والوں سے کریں گے۔“

أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ط ترجمہ کنز الایمان: کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض  
(پ ۸، الاعراف: ۵۰) دویا اُس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔ (۱)

## صرف حُصُولِ عِلْم ہی کافی نہیں

اے پیارے بیٹے!

اگر صرف علم حاصل کرنا ہی کافی ہوتا اور اس پر عمل کی ضرورت نہ ہوتی تو صَحیح صادق کے وقت منادی کا یہ اعلان بے فائدہ ہوتا: ”هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟“ یعنی: ہے کوئی اپنی حاجت طلب کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی گناہوں سے معافی چاہنے والا؟“ (۲)

①..... حلیۃ الاولیاء، سلام بن ابی مطیع، الرقم: ۸۳۰۱، ج ۶، ص ۲۰۳۔

②..... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ۱۱۲۹۵، ج ۴، ص ۶۹۔



ایک مرتبہ چند صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے رحمتِ عالم، نُوْرِ مِجْسَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا تذکرہ کیا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نَعَمْ الرَّجُلُ عَبْدُ اللہ لَوْ کَانَ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ۔ یعنی: عبد اللہ ایک اچھا شخص ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ تہجد بھی ادا کرتا۔“ (۱)

اور ایک بار تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی صحابی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”لَا تُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَإِنَّ کَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ تَدْعُ صَاحِبَہٗ فَقِیْرَ اَیَّوْمِ الْقِیَامَةِ یعنی: رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ شب بھر سونے والا (نفلِ عبادات نہ کرنے کے باعث) بروزِ قیامت (نیکیوں کے سلسلے میں) فقیر ہوگا۔“ (۲)

## اے نورِ نظر!

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمانِ عالیشان: وَمَنْ اَتٰی فَقَدْ جَدَّ بِہٖ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹) ترجمہ کنز الایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو۔..... یہ اس کا حکم ہے۔ اور یہ فرمان: وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ① (پ ۲۶، الذاریات: ۱۸) ترجمہ کنز الایمان: اور پچھلی رات استغفار کرتے۔..... اس کا شکر ہے۔ (یعنی قبولیتِ توبہ کی دلیل ہے)

اور یہ جو فرمایا گیا: وَالسَّغْفَرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ② (پ ۳، آل عمران: ۱۷) ترجمہ کنز الایمان: اور پچھلے پہر سے مُعافی مانگنے والے۔..... یہ (اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرنے والوں کا) ذکر ہے۔

①..... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد اللہ بن عمر،

الحديث: ۲۴۷۹، ص ۱۳۴۶.

②..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله وشكرها، فصل في النوم وآدابه،

الحديث: ۴۷۴۶، ج ۴، ص ۱۸۳.

## اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ آوازیں

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دل نشین ہے: ”ثَلَاثَةُ أَصْوَاتٍ يُحِبُّهَا اللَّهُ تَعَالَى صَوْتُ الدِّيكِ وَصَوْتُ الذِّي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَصَوْتُ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ“ یعنی: اللہ عزوجل کو تین آوازیں پسند ہیں: (۱)..... مرغ کی آواز (جمع نماز کے لئے جگاتی ہے) (۲)..... تلاوتِ قرآن پاک کی آواز اور (۳)..... صبح سویرے اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنے والے کی آواز۔“ (۱)

## فرشتے کی ندا

حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے جو سحری کے وقت چلتی ہے اور اس وقت ذکر الہی میں مگن اور گناہوں سے معافی مانگنے میں مشغول خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عزوجل کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ”رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے: اب عبادت گزاروں کو اٹھ جانا چاہئے..... تو عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں..... اور جتنی دیر اللہ عزوجل چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں..... پھر جب آدھی رات گزر جاتی ہے..... تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے: اللہ عزوجل کے فرمانبرداروں کو اٹھ جانا چاہئے..... تو اطاعت گزار اپنے بستروں سے اٹھ کر سحر تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں..... اور جب سحر کا وقت ہوتا ہے..... تو فرشتہ ایک بار پھر ندا دیتا ہے: اب اللہ عزوجل کی بارگاہ سے مغفرت چاہنے والوں کو بھی اٹھ جانا چاہئے..... تو ایسے خوش نصیب

①..... فردس الاخبار بما ثور الخطاب، ام سعد، الحديث: ۲۵۳۸، ج ۲، ص ۱۰۱.

اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفارِ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں.....  
اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو فرشتہ پکارتا ہے: اے غافلو! اب تو اُٹھ جاؤ..... تو  
ایسے لوگ اپنے بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں جیسے مردے ہوں جنہیں ان کی قبروں سے نکال  
کر پھیلا دیا گیا ہے۔“

اے نخت جگر!

حضرت سیدنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخَنَان کی نصیحتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللہ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: ”اے نو نظر! کہیں مرغ تجھ سے زیادہ عقل مند  
ثابت نہ ہو کہ وہ تو صبح سویرے اُٹھ کر اذان دے (اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے) اور تو  
(غفلت میں) پڑا سوتا رہ جائے۔“ (۱)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لَقَدْ هَتَفْتُ فِي جُنْحٍ لَيْلٍ حَمَامَةً عَلَى فَنَنِ وَهْنًا وَإِنِّي لَنَائِمٌ  
كَذَبْتُ وَبَيَّتَ اللَّهُ لَوْ كُنْتُ عَاشِقًا لِمَا سَبَقْتَنِي بِالْبُكَاءِ الْحَمَائِمُ  
وَازْعَمُ اِنْسَى هَائِمٌ ذُو صَبَابَةٍ لِرَبِّي فَلَا اَبْكِي وَتَبْكِي الْبَهَائِمُ

**ترجمہ:** (۱)..... رات کو فاختہ شاخ پر بیٹھی آوازیں لگاتی ہے اور میں خواب غفلت کا شکار ہوں۔

(۲)..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے دعویٰ عشق میں جھوٹا ہوں۔ اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا عاشق  
ہوتا تو فاختہ کیل رونے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاتیں۔

(۳)..... اور میرا گمانِ فاسد تھا کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوب محبت کرنے والا ہوں۔ ہائے افسوس!

کہ جانور بھی روتے ہیں اور میں محبت الہی کا دعویٰ دار ہو کر بھی نہیں روتا۔ (۲)

①..... الجامع لاحکام القرآن، سورۃ آل عمران، تحت الایۃ: ۱۷، ج ۳، ص ۳۱۔

②..... دیوان الحماسہ، باب النسیب، الجزء ۲، ص ۲۳۲۔

# اطاعت و عبادت کی حقیقت

اے پیارے بیٹے!

علم کا حاصل یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اطاعت و عبادت کیا ہے؟

یاد رکھو کہ اُوامر و نواہی (یعنی فرض و واجب اور حرام و مکروہ) میں اللہ تعالیٰ عز و جل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے کا نام اطاعت و عبادت ہے خواہ ان کا تعلق گفتار سے ہو یا کردار سے..... یعنی تمہارا کچھ بولنا یا نہ بولنا اور کچھ کرنا یا نہ کرنا سب کچھ شریعت کے مطابق ہونا چاہئے..... مثلاً اگر تم عید الفطر کے دن یا ایامِ تشریق (یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام) میں روزے رکھو گے تو گناہ گار ہو گے..... یا غصب شدہ کپڑوں میں نماز پڑھو گے تو گناہ گار ہو گے..... حالانکہ روزہ ہو یا نماز عبادت ہی ہے (مگر شریعت نے اس انداز میں ان کی اجازت نہیں دی)۔

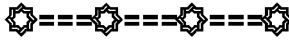
اے لخت جگر!

الغرض تمہارے قول و فعل کو شریعت کے مطابق ہونا چاہئے..... کیونکہ جو علم و عمل شریعت کے مطابق نہ ہو گمراہی ہے..... اور (نام نہاد) صوفیوں کی طامات (۱) و شطیحات (۲) سے دھوکہ نہ کھانا..... اس لئے کہ سلوک کی منزلیں تو نفس کی لذتوں اور خواہشات کو مجاہدے

۱..... طامات سے مراد نام نہاد صوفیوں کی وہ تاویلات ہیں جو وہ بغیر کسی شرعی دلیل کے کرتے ہیں۔

۲..... یہاں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نام نہاد صوفیوں کی شریعت سے ٹکرانے والی باتوں سے بچنے کی نصیحت فرما رہے ہیں: مثلاً ان کا اللہ عز و جل کے ساتھ عشق و محبت کے لمبے چوڑے دعوے کرنا اور یہ کہنا کہ وہ وصال الی الحق کے مرتبہ پر فائز ہیں وغیرہ۔ شطیحات درحقیقت صوفیوں کی ایک اصطلاح ہے۔ جس کا استعمال گمراہ لوگوں میں عام ہو چکا ہے۔ حالانکہ ایسی باتیں چند سچے صوفیوں سے بھی مروی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ باتیں عالم مدہوش میں کیں اور ہوش میں آنے کے بعد ان سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے خود بھی ایسی باتوں کا نہ صرف انکار کیا بلکہ توبہ و استغفار بھی کیا ہے۔ چنانچہ صوفیوں کے ہاں.....

کی تلوار سے کاٹنے سے طے ہوتی ہیں نہ کہ (ان نام نہاد صوفیوں کی) بے سرو پا اور فضول بکواس سے (کیونکہ اللہ عز و جل کا دوست بننے کے لئے تجھے پیر کامل کی تربیت کے مطابق مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ جبکہ کسی بے عمل صوفی کی شعبہ بازیوں سے متاثر ہو کر اسے اپنی کامیابی اور منزل تک رسائی کے لئے کافی قرار دینا سوائے بے وقوفی کے کچھ نہیں) اور اس بات کو بھی بخوبی سمجھ لے! زبان کا بے باک ہونا اور دل کا غفلت و شہوت سے بھرا ہونا اور دنیاوی خیالات ہی میں ڈوبا رہنا شقاوت و بدبختی کی علامت ہے۔ جب تک نفس کی خواہشات کو کامل مجاہدہ و ریاضت سے ختم نہیں کرے گا اس وقت تک تیرے دل میں معرفت کے انوار نہیں جگمگائیں گے۔



..... استعمال ہونے والی مختلف اصطلاحات بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الفولی اپنی کتاب ”معمولات الابراہ“ میں لکھتے ہیں کہ صحو (ہشیاری) و سکر (مدہوشی) صوفیائے کرام کی یہ دو مشہور کیفیات ہیں۔ اکثر صوفیہ تو ایسے گزرے ہیں کہ معرفت الہی و وصال حقیقی کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد ان کو منجانب اللہ ایسے وسیع ظرف سے نوازا گیا کہ کیفیات و احوال سے مغلوب ہو کر دامن ہوش و خرد، ان کے ہاتھ سے نہیں چھوٹا اور ان کی بیداری و ہوشیاری میں ایک لمحہ کے لئے بھی فتور نہیں پیدا ہوا۔ یہ لوگ ”ارباب صحو“ کہلاتے ہیں اور بعض وہ مشائخ ہیں جو بادہ عرفان الہی سے اس درجہ معمور و سرشار ہو جاتے ہیں کہ غلبہ احوال و کیفیات میں دامن عقل و ہوش تارتا کر دیتے ہیں اور دنیائے بیداری و ہشیاری سے بیزار ہو کر مستی و مدہوشی کے عالم میں رہتے ہیں۔ ان بزرگوں کو ”ارباب سکر“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہی مؤخر الذکر بزرگوں سے کبھی کبھی عالم سکر و مستی میں بلا اختیار بعض ایسے کلمات سرزد ہو جاتے ہیں جو بظاہر خلاف شریعت ہوتے ہیں، ایسے ہی کلمات و مقالات کو اصطلاح صوفیہ میں ”شطحیات“ کہتے ہیں۔ وہ بزرگ جن سے شطحیات سرزد ہوں، بہت قلیل تعداد میں ہوئے ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ شطحیات سرزد ہونے کے بعد جب ان کے ہوش و حواس بجا ہوئے ہیں تو انہوں نے نہ صرف ان اقوال سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے بلکہ اظہار بیزارى و استغفار بھی کیا۔

(معمولات الابراہ، ص ۸۳۔ جمال کرم لاہور)

## بعض باتیں زبان سے بیان نہیں ہو سکتیں

اے پیارے بیٹے!

تم نے بعض ایسے مسائل مجھ سے دریافت کئے ہیں جن کا جواب تحریری اور زبانی طور پر پوری طرح بیان نہیں ہو سکتا..... اگر تم اس مرتبہ پر فائز ہوئے تو خود ہی ان کی حقیقت جان لو گے..... اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو ان کا جاننا محال ہے..... کیونکہ ان کا تعلق ذوق سے ہے اور ہر وہ شے جس کا تعلق ذوق سے ہو اسے زبانی بیان نہیں کیا جاسکتا..... جیسے میٹھی چیز کی مٹھاس اور کڑوی چیز کی کڑواہٹ کو صرف چکھ کر ہی جانا جاسکتا ہے۔

منقول ہے کہ کسی نامرد نے اپنے دوست کو تحریر کیا کہ وہ اسے مجامعت کی لذت سے آگاہ کرے..... تو اس کے دوست نے جواباً لکھا کہ میں تو تجھے صرف نامرد سمجھتا تھا اب معلوم ہوا کہ نامرد ہونے کے ساتھ ساتھ تُو بے وقوف بھی ہے..... کیونکہ اس لذت کا تعلق تو ذوق سے ہے اگر تو قوت مجامعت پر قادر ہو گیا تو اس کی لذت سے بھی آشنا ہو جائے گا ورنہ اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اے نخت جگر!

تمہارے بعض مسائل تو اسی قسم کے ہیں جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا لیکن بعض مسائل ایسے بھی ہیں جن کا جواب دیا جاسکتا ہے..... اور ہم نے ان مسائل کو اپنی کتاب ’احیاء العلوم‘ وغیرہ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا ہے..... البتہ یہاں ہم ان میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

## سالک کے لئے ضروری باتیں

سالک (مرید) کے لیے 4 باتیں ضروری ہیں۔

{ ۱ } ایسا صحیح عقیدہ اپنانا جس میں بدعت شامل نہ ہو۔

{ ۲ } ایسی سچی توبہ کرنا کہ پھر گناہوں کی طرف نہ پلے۔

{ ۳ } جو ناراض ہیں انہیں راضی رکھنا تاکہ اس پر کسی کا کوئی حق باقی نہ رہے۔

{ ۴ } اتنا علم دین حاصل کرنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کو بہتر طریقے سے ادا کر سکے

نیز اس قدر علم آخرت کا حصول بھی ضروری ہے جو نجات کا باعث بن سکے۔

## چار ہزار احادیث میں سے صرف ایک

حضرت سیدنا شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے ارشاد فرمایا کہ میں نے 400 علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کی خدمت میں رہ کر 4 ہزار احادیث مبارکہ پڑھیں اور پھر ان میں سے صرف ایک حدیث شریف کو منتخب کیا اور اس پر عمل کرنے لگا کیونکہ میں نے اس حدیث پاک میں خوب غور و فکر کیا تو عذاب سے چھٹکارا اور اپنی نجات و کامیابی اور علم و اولین و آخرین کو اس میں موجود پایا۔ لہذا اس حدیث شریف کو عمل کے لئے کافی سمجھا اور وہ عظیم الشان حدیث پاک یہ ہے:

رسول اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”اَعْمَلْ لِدُنْيَاكَ بِقَدْرِ مَقَامِكَ فِيْهَا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ بِقَدْرِ رِيقَاكَ فِيْهَا وَاعْمَلْ لِلّٰهِ بِقَدْرِ حَاجَتِكَ اِلَيْهِ وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِكَ عَلَيْهَا“

یعنی: جتنا دُنیا میں رہنا ہے اُتنا دُنیا کے لئے اور جتنا عرصہ آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کے لئے عمل کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل (یعنی عبادت) کر جتنا کہ تُو اس کا محتاج ہے اور دوزخ کی آگ کے لئے اتنا عمل (یعنی گناہ) کر جتنا تو برداشت کر سکے۔“ (۱)

## اے نورِ نظر!

جب تم اس حدیثِ پاک پر عمل کرو گے تو پھر تمہیں کثرتِ علم کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

## 30 سالہ دورِ طالبِ علمی کا خلاصہ

عمل کا جذبہ پانے کے لئے ایک اور حکایت سنو..... حضرت سیدنا حاتمِ اصم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْحَکَم حضرت سیدنا شقیق بلخی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے شاگرد تھے۔ ایک دن اُستاد صاحب نے ان سے دریافت فرمایا: ”آپ 30 سال سے میری صحبت میں ہیں۔ اتنے عرصے میں کیا حاصل کیا؟“ تو حضرت سیدنا حاتمِ اصم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْحَکَم نے عرض کی: ”میں نے علم کے 8 فوائد حاصل کئے جو میرے لئے کافی ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان پر (اخلاص و استقامت کے ساتھ) عمل کی صورت میں میری نجات ہے۔“ حضرت سیدنا شقیق بلخی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے جب ان فوائد کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے وہ فوائد یوں بیان کئے:

{ 1 } ..... پہلا فائدہ:

میں نے لوگوں کو بنظرِ غور دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی محبوب و معشوق ہے جس سے وہ عشق و محبت کا دم بھرتا ہے..... لیکن لوگوں کے محبوب ایسے ہیں کہ ان میں سے کچھ مرضِ الموت تک ساتھ دیتے ہیں اور کچھ قبر تک..... پھر تمام کے تمام واپس لوٹ

①..... تفسیر روح البیان، سورہ ص، تحت الاية ۲۹، ج ۸، ص ۲۵.



جاتے ہیں اور اسے قبر میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ قبر میں نہیں جاتا..... لہذا میں نے غور و فکر کے بعد دل میں کہا: بندے کا سب سے اچھا، محبوب اور بہترین دوست تو وہ ہے جو اس کے ساتھ قبر میں جائے اور وہاں کی وحشت و گھبراہٹ کی گھڑیوں میں اس کا مُونس اور غم خوار ہو..... تو مجھے سوائے ”نیک اعمال“ کے کوئی اس قابلِ نظر نہ آیا تو میں نے نیک اعمال کو اپنا محبوب بنا لیا تا کہ یہ میرے لئے قبر (کی تاریکیوں) میں چراغ بن جائیں..... وہاں میرا دل بہلائیں..... اور مجھے تنہا نہ چھوڑیں۔

## { 2 }..... دوسرا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کی جانب بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں..... تو پھر میں نے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عظیم میں غور کیا:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى  
النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ  
هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿۳۰﴾ (پ ۳۰، الترغوت: ۴۰، ۴۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔

اور میرا ایمان ہے کہ قرآنِ حکیم حق اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا کلام ہے..... پس میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کر دی..... ریاضت و مجاہدات کی طرف مائل ہوا..... اور نفس کی کوئی خواہش پوری نہ کی یہاں تک کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری پر راضی ہو گیا اور سر تسلیم خم کر دیا۔

## { 3 }..... تیسرا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر آدمی دنیا کا مال و دولت جمع کرنے اور اسے ذخیرہ کرنے میں مشغول ہے..... تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ لازوال میں غور کیا:

مَاعِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَاعِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۝  
ترجمہ کنز الایمان: جو تمہارے پاس ہے ہو چکے گا  
(پ ۱۴، النحل: ۹۶) اور جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

پس میں نے جو کچھ جمع کیا تھا اللہ عزوجل کی رضا کے لئے فقر و مساکین میں تقسیم کر دیا  
تاکہ یہ رب کریم عزوجل کے پاس ذخیرہ ہو جائے (اور مجھے آخرت میں اس سے فائدہ پہنچے)۔  
{ 4 } ..... چوتھا فائدہ:

میں نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے نزدیک شان و شوکت اور عزت و شرافت قوموں  
اور قبیلوں کی کثرت (یعنی زیادہ ہونے) میں ہے۔ لہذا وہ ایسی قوم و قبیلہ سے تعلق رکھنے پر خود  
کو معزز و مکرّم سمجھتے ہیں..... بعض کا گمان یہ ہے کہ عزت اور شان و شوکت دولت کی فراوانی  
اور کثرت اہل و عیال میں ہے۔ ایسے لوگ اپنی دولت اور اولاد پر فخر کرتے ہیں..... بعض  
لوگ ایسے ہیں جو اپنی عزت و شرافت دوسروں کا مال لوٹنے، ان پر ظلم کرنے اور ان کا خون  
بہانے میں سمجھتے ہیں..... بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مال ضائع کرنے اور اسراف و فضول  
خرچی ہی میں عزت و بزرگی پوشیدہ ہے..... پھر میں نے اللہ عزوجل کے اس فرمان  
ذیشان میں غور کیا:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰ ۝  
ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں  
(پ ۲۶، الحجرات: ۱۳) زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

تو میں نے تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کیا اور پختہ یقین رکھا کہ اللہ عزوجل کا کلام  
حق اور سچ ہے..... اور لوگوں کے گمان و نظریات سب جھوٹے اور باطل ہیں۔

{ 5 } ..... پانچواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کی برائی بیان کرتے ہیں اور خوب غیبت کا شکار  
ہوتے ہیں..... اس کے اسباب پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب حسد کی وجہ سے ہو رہا ہے

..... اور اس حسد کی اصل وجہ شان و عظمت، مال و دولت اور علم ہے تو میں نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ میں غور کیا:

نَحْنُ قَسَمًا بِيَمِينِهِمْ مَّعْبُوثُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (پ ۲۵، الزحرف: ۳۲) ترجمہ کنز الایمان: ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔

تو میں نے اس بات کو بخوبی جان لیا کہ مال و دولت، شان و عظمت کی تقسیم اللہ عزوجل نے ازل ہی سے فرمادی ہے (یعنی اللہ عزوجل نے جس کے لئے جو چاہا مقدر فرمادیا) اس لئے میں کسی سے حسد نہیں کرتا..... اور ربِ کریم عزوجل کی تقسیم و تقدیر پر راضی ہوں۔

{ 6 } ..... چھٹا فائدہ:

میں نے لوگوں پر نگاہ ڈالی تو نہیں ایک دوسرے سے کسی غرض اور سبب کی وجہ سے عداوت و دشمنی کرتے ہوئے پایا..... اور میں نے اللہ عزوجل کے اس مقدس فرمان میں خوب غور کیا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ط (پ ۲۲، فاطر: ۶) ترجمہ کنز الایمان: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

تو مجھے معلوم ہو گیا کہ سوائے شیطان کے کسی اور سے دشمنی درست نہیں۔

{ 7 } ..... ساتواں فائدہ:

میں نے دیکھا کہ ہر شخص روزی اور معاش کی تلاش میں کافی محنت اور کوشش کے ساتھ سرگرداں ہے..... اور اس سلسلے میں حلال و حرام کی بھی تمیز نہیں کرتا..... بلکہ مشکوک اور حرام کمائی کے حصول کے لئے ذلیل و خوار ہو رہا ہے..... لہذا میں نے ربِ کریم عزوجل کے اس فرمانِ عالی میں غور کیا:

پس میں نے یقین کر لیا کہ میرا رزق اللہ عزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے..... تو میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہو گیا..... اور غیر کے خیال کو اپنے دل سے نکال دیا۔

میں نے دیکھا کہ ہر شخص کسی نہ کسی پر بھروسہ کئے ہوئے ہے..... کسی کا بھروسہ درہم و دینار پر ہے..... کسی کا مال و سلطنت پر..... کسی کا صنعت و حرفت پر..... اور کوئی تو اپنے جیسے لوگوں پر بھروسہ کئے ہوئے ہے..... تو مجھے اللہ عزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان سے رہنمائی حاصل ہوئی:

پس میں نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا..... وہ مجھے کافی ہے..... اور وہ بہترین کارساز ہے۔

جب حضرت سیدنا شقیق بنی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے یہ 8 فوائد سنے تو ارشاد فرمایا:

اے حاتم! اللہ عزوجل آپ کو (اخلاص و استقامت کے ساتھ) ان پر عمل کرنے کی توفیق سے

مالا مال فرمائے..... میں نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کی تعلیمات میں غور کیا تو

ان تمام مقدس کتابوں کو ان 8 فوائد پر مشتمل پایا..... تو جس خوش نصیب نے ان پر عمل کیا

گو یا اس نے ان چاروں کتابوں پر عمل کیا۔

## مُرشد کی اہمیت و ضرورت

اے نخت جگر!

ان دونوں حکایتوں سے تم نے جان لیا ہوگا کہ تمہیں زیادہ اور غیر ضروری علم کی ضرورت نہیں (بلکہ عمل کی ضرورت ہے)..... اب میں تمہیں ان اُمور سے آگاہ کرتا ہوں کہ راہِ حق کے سالک (یعنی چلنے والے) پر کون سی باتیں لازم ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لو کہ سالک کو رہنمائی اور تربیت کرنے والے ایک شیخ (یعنی مرشدِ کامل) کی ضرورت ہوتی ہے..... تاکہ وہ اپنی خصوصی تربیت سے مرید کے برے اخلاق کو جڑ سے ختم کر دے اور ان کی جگہ اچھے اخلاق کا بیج بُو دے..... تربیت کی مثال بالکل اس طرح ہے جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے..... تاکہ فصل کی ہریالی اور نشوونما میں کمی نہ آئے..... اسی طرح راہِ حق کے سالک کے لئے ایک ایسے مرشدِ کامل کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے جو اس کی احسن طریقے سے تربیت کرے..... اور اللہ عزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے..... ربِّ کریم عزَّوَجَلَّ نے انبیاء و رُسُل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ عزَّوَجَلَّ کا راستہ بتائیں..... مگر جب آخری رسول، حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس جہان سے پردہ فرما گئے (اور نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا) تو اس منصبِ جلیل کو خلفائے راشدین رَضَوْنَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے بطور نائب سنبھال لیا..... اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سعی و کوشش فرماتے رہے۔

## پیر کامل کا عالم ہونا ضروری ہے:

یاد رہے کہ حضور نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِيمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب ہونے کے لئے ”پیر کامل“ کا عالم ہونا شرط ہے..... لیکن اس بات کا بھی خیال رہے کہ ہر عالم حضور تاجدارِ دو جہاں، مکی مدنی سلطانِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ (۱)

①..... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 137 صفحات پر مشتمل کتاب ”آدابِ مرشدِ کامل“ کے صفحہ 14 تا 16 پر ہے: سیدی اعلیٰ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرشد کی دو قسمیں ہیں: {۱} {مُرْشِدُ اِتِّصَالِ {۲} {مُرْشِدُ اِیْصَالِ۔  
{۱} {مُرْشِدُ اِتِّصَالِ یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرائط ہیں: پہلی خُزْط: مرشد کا سلسلہ بیا اتصال صحیحہ (یعنی دُرست واسطوں کیساتھ تعلق) حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہو۔ بیچ میں مُنْقَطِع (یعنی جدا) نہ ہو کہ مُنْقَطِع کے ذریعہ اِتِّصَال (یعنی تعلق) ناممکن ہے..... بعض لوگ بلا بیعت (یعنی بغیر مرید ہوئے)، مَحْضُ بَزْعَم وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا..... بیعت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی، بلا اِذْن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا..... سلسلہ ہی وہ ہو کہ قُطْع کر دیا گیا، اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے یَؤُس اس میں اِذْن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا..... سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقعہ ہوا جو بوجہ اِتِّفَاعِ بعض شرائط قابلِ بیعت نہ تھا..... اس سے جوشاخ چلی وہ بیچ میں مُنْقَطِع (یعنی جدا) ہے..... ان تمام صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اِتِّصَال (یعنی تعلق) حاصل نہ ہوگا۔ (نیل سے دودھ یا گچھ سے بچہ مانگنے کی مٹ جدا ہے)۔ دوسری خُزْط: مرشد سستی صحیح العقیدہ ہو۔ بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ دُسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک..... آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینیوں بلکہ بے دینیوں کے جو بیعت کے سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں، مکاری کے ساتھ پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے..... ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط! تیسری خُزْط: مرشد عالم ہو۔ یعنی کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے..... کُثْبِ بَنی (یعنی مطالعہ کر کے) اور افواہِ رِجَال (یعنی لوگوں سے سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کی سہ نہ شرط ہے نہ کافی بلکہ علم ہونا چاہئے)..... علمِ فُفْہ (یعنی احکام شریعت) اس کی اپنی ضرورت کے قابلِ کافی..... اور عقائدِ اہل سنت سے.....

## پیر کامل کے 26 اوصاف:

اب ہم ”پیر کامل“ کی بعض علامات مختصراً ذکر کرتے ہیں تاکہ ہر کوئی ”پیر کامل“ ہونے کا دعویٰ نہ کرے:

- 1} ..... ”پیر کامل“ وہی ہے جس کے دل میں دنیا کی محبت اور عزّت و مرتبے کی چاہت نہ ہو۔ 2} ..... وہ ایسے مرشدِ کامل سے بیعت ہو جو نورِ بصیرت سے مالا مال ہو۔
- 3} ..... اس کا سلسلہ رحمتِ عالم، نورِ مجسمہ، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک متصل اور ملا ہوا ہو۔ 4} ..... نیک اعمال بجالانے والا ہو۔ 5} ..... ریاضتِ نفس کا عادی ہو۔ 6} ..... یعنی کم کھانے 7} ..... کم سونے 8} ..... کم بولنے 9} ..... کثرتِ نوافل 10} ..... زیادہ روزے رکھنے اور 11} ..... خوب صدقہ و خیرات کرنے جیسے نیک اعمال کرنے والا ہو۔ 12} ..... نیز وہ ”پیر کامل“ اپنے شیخ کی کامل اتباع کے سبب صبر 13} ..... نماز 14} ..... شکر 15} ..... توکل 16} ..... یقین 17} ..... سخاوت 18} ..... قناعت 19} ..... طمانیتِ نفس 20} ..... حلم 21} ..... تواضع 22} ..... علم 23} ..... صدق 24} ..... وفا

..... لازمی پورا واقف ہو..... کفر و اسلام، گمراہی و ہدایت کے فرق کا خوب عارف (یعنی جاننے والا) ہو۔ چوتھی شرط: مرشدِ فاسقِ مُغلن (یعنی علانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حصولِ اتصال کا توقف نہیں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کا دار و مدار اس شرط پر نہیں..... کہ فُجور و فسق باعثِ فسخ (منسوخ) ہونے کا سبب نہیں..... مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب اور دونوں کا اجتماع باطل (”اے امامت کے لئے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شریعت میں اس کی توہین واجب ہے۔“)

- 2} {مرشدِ اِیصال یعنی شرائطِ مذکورہ (یعنی جن شرائط کا ذکر کیا گیا) کے ساتھ (۱) مَفاسِدِ نَفْس (نفس کے فتنوں) (۲) مَکَانِدِ شَیْطَان (شیطانِ چالوں) اور (۳) مَصَائِدِ هَوَا (نفس کے جالوں) سے آگاہ ہو (۴) دوسرے کی تربیت جانتا ہو (۵) اپنے متوسل پر شفقت تامہ۔ رکھتا ہو کہ اس کے عُیُوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے اور (۶) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔

(فتاویٰ افریقہ، ص ۱۳۸)

{ 25 } ..... حیا اور { ۲۶ } ..... وقار و سکون جیسے پسندیدہ اوصاف کا پیکر ہو۔

پس جو ”پیر کامل“ ان اوصاف سے متصف ہو وہ حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انوارِ مبارکہ میں سے ایک نور بن جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ ایسے ”پیر و مرشد“ کا ملنا بہت ہی مشکل ہے..... اور اگر (اللہ عز و جل کی رحمت اور) خوش قسمتی و سعادت مندی ساتھ دے اور ان اوصاف کے حامل ”پیر کامل“ تک رسائی ہو جائے اور وہ ”پیر کامل“ بھی اسے اپنے مریدوں میں قبول فرمالے..... تو اب اس مرید کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ اپنے ”پیر کامل“ کا ظاہر اور باطن ہر طرح سے ادب و احترام بجالائے۔

### پیر و مرشد کا ظاہری احترام:

پیر و مرشد کا ظاہری ادب و احترام یہ ہے کہ

✽..... مرید شیخ سے بحث و مباحثہ کرے نہ اس کی کسی بات پر اعتراض کرے اگرچہ اس کے ناقص علم کے مطابق شیخ غلطی پر ہو (بس اسے اپنی کم فہمی سمجھے)۔

✽..... شیخ کے سامنے کچھ بچھا کر نہ بیٹھے (کہ نمایاں نظر آئے بلکہ عجز و انکساری کا پیکر بنا رہے)۔  
البتہ فرض نمازوں کے وقت مُصلیٰ بچھا سکتا ہے اور نماز سے فارغ ہوتے ہی فوراً لپٹ دے۔

✽..... شیخ کی موجودگی میں کثرتِ نوافل سے گریز کرے (اور پیر کامل کی صحبت و خدمت کو بہت بڑی سعادت سمجھے)۔

✽..... شیخ کے ہر حکم پر اپنی وسعت و طاقت کے مطابق عمل کرے۔

### پیر و مرشد کا باطنی احترام:

باطنی احترام یہ ہے کہ سالک پیر و مرشد کی موجودگی میں جو باتیں سن کر قبول کر لے



ان کی غیر موجودگی میں اپنے قول اور فعل سے ان کا انکار نہ کرے ورنہ منافق کہلائے گا۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو بہتر ہے کہ شیخ کی صحبت سے کنارہ کش ہو جائے یہاں تک کہ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے۔

### بد عقیدہ لوگوں کی صحبت سے پرہیز:

سالک و مرید کو چاہئے کہ برے اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبت سے دور رہے تاکہ دل سے شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کے وسوسے دور رہیں..... کہ شیطان کے شر سے دل کو پاک رکھنے کا یہی طریقہ ہے..... اور (مرید کو چاہئے کہ) ہر حال میں فقیری کو امیری پر ترجیح دے۔

## تصوف کی حقیقت

جانِ لَوْا تَصَوَّف کی دوا ہم خصلتیں ہیں: (۱)..... استقامت (۲)..... حسنِ اخلاق۔ پس جس نے استقامت اختیار کی اور لوگوں سے بُر دباری اور خوش اخلاقی سے پیش آیا تو وہ صوفی ہے۔

{ 1 }..... استقامت سے مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہش کو اپنے ہی نفس کی (اُخروی) بھلائی کے لئے قربان کر دے۔

{ 2 }..... اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے مراد یہ ہے کہ ان پر اپنے نفس کی خواہش اور مرضی مسلط نہ کرے بلکہ نفس کو ان کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلائے جب تک کہ وہ شریعت کی مخالفت نہ کریں (کیونکہ شریعت کی خلاف ورزی اور گناہ و نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں)۔

## بندگی کی حقیقت

اے لختِ جگر!

تم نے مجھ سے بندگی کے متعلق بھی دریافت کیا ہے تو جان لو کہ بندگی تین چیزوں کا نام ہے:

- { 1 }..... احکام شریعت کی پابندی کرنا۔
- { 2 }..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم اور تقدیر پر راضی رہنا۔
- { 3 }..... رضائے رب الانام کی طلب میں اپنی خوشی قربان کر دینا۔

## توکل کی حقیقت

تمہارا ایک سوال تَوَكُّل سے متعلق ہے..... توکل یہ ہے کہ تم اس بات پر پختہ یقین رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو وعدہ فرمایا ہے یعنی جو کچھ تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہر حال میں تمہیں مل کر رہے گا..... چاہے پوری دنیا اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے..... لیکن جو تمہاری تقدیر میں نہیں لکھا اس (کو حاصل کرنے) کے لئے تم اور سارا جہاں مل کر جتنی چاہے کوشش کر لو تمہیں اس سے کچھ نہیں ملے گا۔

## اخلاص کی حقیقت

تم نے یہ بھی پوچھا ہے کہ اخلاص کیا ہے؟..... اخلاص یہ ہے کہ تمہارا ہر عمل صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہو..... اور اس عمل کے سبب تم لوگوں کی تعریف و توصیف سے راحت محسوس کرو نہ ہی تمہیں ان کی مذمت کی پرواہ ہو۔

## ریا کاری اور اس کا علاج:

یاد رکھو! ریا کاری مخلوق کو بڑا سمجھنے کے سبب پیدا ہوتی ہے..... اس کا علاج یہ ہے کہ تم لوگوں کو قدرتِ الہی کے سامنے مُسَخَّر (یعنی تابع) خیال کرو..... اور دکھاوے سے بچنے کی خاطر انہیں جمادات (یعنی پتھروں) جیسا سمجھو کہ یہ ان کی طرح نفع و نقصان پہنچانے پر قادر نہیں..... کیونکہ جب تک تم لوگوں کو نفع و نقصان پر قادر سمجھتے رہو گے ریا کاری جیسے خطرناک مرض سے نہیں بچ سکتے۔

## علم پر عمل کی برکت

اے نورِ نظر!

تیرے باقی سوالات ایسے ہیں جن میں سے کچھ کے جوابات ہماری تصانیف (یعنی اَحْيَاءُ الْعُلُومِ اور مِنْهَا جُ الْعَالَمِينَ وغیرہ) میں لکھے ہوئے ہیں..... ان کو وہاں سے تلاش کر لو..... اور کچھ سوال ایسے ہیں جن کا جواب لکھنا ممنوع ہے..... لہذا جتنا علم تمہارے پاس ہے اس پر عمل کرو تا کہ جو نہیں جانتے وہ بھی تم پر ظاہر و منکشف ہو جائے..... چنانچہ،

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانا، عُیُوب، مُنْزَعٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حُشْبُو دار ہے کہ ”مَنْ عَمِلَ بِمَا عِلِمَ وَرَكَّهَ اللَّهُ عِلْمَهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ“ یعنی: جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے وہ علم بھی عطا فرما دے گا جو وہ نہیں جانتا۔“ (۱)

اے نختِ جگر!

آج کے بعد تمہیں جو بھی مشکل پیش آئے تو مجھ سے صرف دل کی زبان سے پوچھنا..... چنانچہ، اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط  
ترجمہ کنز الایمان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۵)

اور حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے اس ارشادِ پاک سے نصیحت حاصل کرو:  
فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ  
ترجمہ کنز الایمان: تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ (پ ۱۵، الکہف: ۷۰)

①..... حلیۃ الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، الرقم: ۱۴۳۲، ج ۱۰، ص ۱۳.

پیارے بیٹے!

جلد بازی نہ کرنا..... جب مناسب وقت آئے گا سب کچھ تم پر کھول دیا جائے گا.....  
اور تم دیکھ لو گے..... چنانچہ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سَاوَسِیْکُمْ اِیْتِیْ فَاَلَا تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۳۷﴾ ترجمہ کنز الایمان: اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا مجھ سے جلدی نہ کرو۔ (پ ۱۷، الانبیاء: ۳۷)

لہذا وقت سے پہلے ایسے سوالات مت پوچھو!..... اور یقین رکھو کہ (راہِ حق پر) چلتے رہنے سے آخر کار منزل مقصود تک پہنچ ہی جاؤ گے..... چنانچہ، اللہ عزَّ وَّجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:  
اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَمَنْ یَنْظُرُوْا ترجمہ کنز الایمان: اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے۔ (پ ۲۱، روم: ۹)

اے نورِ نظر!

اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی عظمت و جلال کی قسم! اگر تم راہِ حق پر چلتے رہے تو ہر منزل پر عجائبات دیکھو گے..... اور جانِ دل کی بازی لگا دو کیونکہ اس راہ کی اصل جان قربان کرنا ہی ہے..... حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے ایک شاگرد سے ارشاد فرمایا: ”اگر جان کی بازی لگانے کی ہمت ہے تو (گروہ صوفیا میں) آ جاؤ..... ورنہ صوفیا والی گمنامی و ترکِ دنیا کے معاملے کی طرف مت آؤ۔“

**آٹھ اہم مدنی پھول**

اے جانِ عزیز!

میں تمہیں 8 باتوں کی نصیحت کرتا ہوں ان کو قبول کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ میدانِ حشر میں تمہارا علم تمہارا دشمن بن جائے..... ان 8 باتوں میں سے 4 پر عمل کرنا اور 4 کو چھوڑ دینا۔

جن 4 باتوں سے دوری لازم ہے

{ 1 } ..... پہلی نصیحت:

مناظرہ سے اجتناب: جہاں تک ہو سکے کسی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ (اور بحث و مباحثہ) نہ کرنا کیونکہ اس میں بہت ساری آفتیں و مصیبتیں ہیں..... اس کا نقصان، فائدے سے زیادہ ہے..... اس لئے کہ بحث و مباحثہ سے ریا، تکبر، حسد، کینہ، بغض و عداوت، دشمنی اور فخر جیسی مذموم اور بُری عادات پیدا ہوتی ہیں۔

مناظرے کی اجازت کب ہے؟

اگر تمہارا کسی شخص یا کسی قوم سے کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے..... اور تمہارا ارادہ حق کو ظاہر کرنا ہو..... کہ خاموش رہنے کی وجہ سے کہیں حق ضائع نہ ہو جائے..... تو اب مناظرے و گفتگو کی اجازت ہے..... مگر یاد رکھو کہ ارادے اور نیت کے درست ہونے کی دو علامات ہیں: (1)..... یہ فرق نہ کرنا کہ حق تمہاری زبان سے ظاہر ہوتا ہے یا کسی دوسرے کی۔ (2)..... کثیر مجمع کے بجائے تنہائی میں اس مسئلے پر بحث کو بہتر سمجھنا۔ (اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو یقین کر لینا کہ شیطان لعین اس بظاہر نیک کام کی آڑ میں تمہیں کافی سارے خطرات و مشکلات میں پھنسانا چاہتا ہے)۔

قلبی امراض میں مبتلا مریض:

اب میں ایک بہت اہم بات بتاتا ہوں اسے توجہ کے ساتھ سنو!..... مشکلات و مسائل کے بارے میں سوال کرنا گویا طبیب کے سامنے دل کی بیماری بیان کرنا ہے..... اور اس کا جواب دینا گویا دل کی بیماری کی اصلاح کے لئے کوشش کرنا ہے..... یاد رکھو کہ جاہل لوگ دل کے مریض ہیں اور علمائے کرام طبیب اور حکیم کی مانند ہیں..... ناقص عالم صحیح علاج

نہیں کر سکتا اور کامل عالم بھی ہر مریض کا علاج نہیں کرتا..... بلکہ اسی مریض کا علاج کرتا ہے جس کے بارے میں امید غالب ہو کہ وہ تجاویز و علاج قبول کرے گا..... اور اگر مریض کی بیماری پرانی اور دائمی ہو تو اس کا مرض علاج قبول نہیں کرتا..... لہذا سمجھدار طبیب وہ ہے جو اس موقع پر کہہ دے کہ ”یہ مریض علاج قبول نہیں کرے گا“..... کیونکہ ایسے کو دوا دینے میں مشغول ہونا قیمتی عمر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

### جاہل مریضوں کی 4 اقسام:

جہالت میں مبتلا مریضوں کی 4 قسمیں ہیں:..... جن میں سے ایک کا علاج ممکن ہے..... اور باقی 3 لا علاج ہیں۔

#### (۱)..... پہلا مریض:

حسد کا شکار: ناقابل علاج مریضوں میں سے پہلا مریض وہ ہے جس کا سوال اور اعتراض بغض و حسد کی غرض سے ہوتا ہے..... تم جب بھی اسے بڑے اچھے طریقے اور نہایت ہی فصاحت و وضاحت سے جواب دو گے..... تو تمہارے جواب سے اس کے بغض و عداوت اور حسد میں مزید اضافہ ہی ہوتا جائے گا..... لہذا بہتر یہی ہے کہ اس کا جواب نہ دو..... جیسا کہ کہا گیا ہے:

كُلُّ الْعَدَاوَةِ قَدْ تُرْجَىٰ إِذَا لُتْهَا إِلَّا عَدَاوَةٌ مِنْ عَادَاكَ عَنْ حَسَدٍ

**ترجمہ:** ہر عداوت کے خاتمے کی امید کی جاسکتی ہے۔ مگر جس دشمنی کی بنیاد حسد پر ہو اس کا خاتمہ ممکن نہیں۔

پس ایسے مریض کو اس کے حال پر چھوڑ دو..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٢٧﴾ (النجم: ۲۷)

یاد سے پھر اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

حاصل اپنے ہر قول اور فعل سے اپنے علم کی کھیتی کو جلاتا ہے۔ چنانچہ،

حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”أَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ“ یعنی: حسد نیکوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“ (۱)

## (۲)..... دوسرا مریض:

حماقت کا شکار: ناقابلِ علاج مریضوں میں سے دوسرا وہ ہے جس کی بیماری کا سبب حماقت ہو..... کیونکہ حماقت کا علاج بھی ممکن نہیں..... جیسا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبیناؤ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ مبارک ہے: ”إِنِّي مَاعَجَزْتُ عَنْ إِحْيَاءِ الْمَوْتَى وَقَدْ عَجَزْتُ مِنْ مُعَالَجَةِ الْأَحْمَقِ“ یعنی: میں مردوں کو تو زندہ کر سکتا ہوں مگر احمق کا علاج نہیں کر سکتا۔“..... احمق انسان کچھ عرصہ طلبِ علم میں مشغول ہوتا ہے اور چند شرعی اور عقلی علوم حاصل کر کے اپنی حماقت کے باعث اُن جید علمائے کرام پر سوالات و اعتراضات کرنے لگتا ہے جنہوں نے اپنی عمر عزیز علومِ شرعیہ و عقلیہ کی خدمت میں صرف کی ہوتی ہے۔

حقیقت سے نا آشنا یہ احمق گمان کرتا ہے کہ ”جوابات میں نہ سمجھ سکا ہر بڑا عالم اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔“..... پس اس احمق کو جب اتنا بھی علم نہیں تو اس کا اعتراض سراسر حماقت و نادانی پر ہی مشتمل ہوگا..... لہذا بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے سوال کا جواب نہ دیا جائے۔

## (۳)..... تیسرا مریض:

کم عقلی کا شکار: تیسری قسم کا علاج مریض وہ ہے جو حق کا متکاشی ہو..... بزرگوں کی

①..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحسد، الحدیث: ۴۲۱۰، ج ۴، ص ۷۴۳.

جن باتوں کو سمجھ نہیں پاتا ان کو اپنی کوتاہ فہمی کا نتیجہ قرار دیتا ہے..... اور اس کا سوال سیکھنے کی غرض سے ہوتا ہے..... لیکن کندہ بن اور کم عقل ہونے کے باعث حقیقت جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا..... لہذا ایسے شخص کو بھی جواب نہ دینے ہی میں عافیت ہے..... جیسا کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ”نَحْنُ مَعَاشِرُ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نَكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عَقُولِهِمْ“ یعنی: ہم گروہِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کریں۔“ (۱)

## (۲)..... چوتھا مریض:

نصیحت کا طلبگار: چوتھی قسم کے مریض کا علاج ممکن ہے..... یہ ایسا مریض ہے جو رشددِ ہدایت کا طلب گار ہو..... عقل مند اور معاملہ فہم ہو..... حسد اور غضب و غصہ اس پر غالب نہ ہوں..... شہوت و نفس پرستی، جاہ و جلال اور مال و دولت کی محبت سے اس کا دل خالی ہو..... راہِ حق اور سیدھے راستے کا طالب ہو..... اس کا سوال اور اعتراضِ حسد، پریشان کرنے اور آزمائش کی وجہ سے نہ ہو..... تو ایسے آدمی کا مرض (یعنی جہالت) قابلِ علاج ہے..... جائز ہے کہ ایسے شخص کے سوال کا جواب دیا جائے..... بلکہ اس کا مسئلہ حل کرنا واجب ہے۔

## وعظ و بیان کی حقیقت

### { 2 }..... دوسری نصیحت:

جن 4 باتوں سے دور رہنا ضروری ہے ان میں سے دوسری یہ ہے کہ (خواہشِ نفسانی کی وجہ سے) وعظ و نصائح بننے سے اجتناب کرنا..... کیونکہ اس میں بڑی آفتیں اور نقصان ہیں..... ہاں! جب اپنے کہے پر خود عمل کرنے لگو تو اس وقت لوگوں کو وعظ کر سکتے ہو (کیونکہ

①..... تفسیر السلمی، سورۃ النحل، تحت الایۃ: ۱۲۵، ج ۱، ص ۳۷۷.



بائل با اثر ہوتا ہے)..... اور خوب غور کرو اس فرمانِ عالیشان میں جو حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا گیا: ”يَا ابْنَ مَرْيَمَ اعْظُ نَفْسَكَ فَإِنَّ اَتَعْظُ نَفْسَكَ فَتَعْظُ النَّاسَ وَلَا فَاسْتَحْيِي مِنْ رَبِّكَ“ یعنی: اے ابن مریم! اپنے آپ کو نصیحت کرو۔ اگر تم نے نصیحت قبول کر لی تو پھر لوگوں کو نصیحت کرنا اور نہ اپنے رب سے حیا کرو۔“ (۱)

## وعظ و نصیحت میں دو باتوں سے پرہیز:

اگر تمہیں وعظ و بیان کرنا ہی پڑے تو دو باتوں سے اجتناب کرنا:

{ 1 }..... پہلی بات: وعظ و بیان میں خوش کن عبارات..... بے فائدہ اشارات..... غیر مستند واقعات..... اور فضول شعر و شاعری کے ذریعے تھصُّع اور بناوٹ سے پرہیز کرنا..... کیونکہ اللہ عزَّ وَّجلَّ تَصَنُّع اور بناوٹ سے کام لینے والوں کو ناپسند فرماتا ہے..... اور کلام میں تَكَلُّف یا نمود و نمائش کا حد سے تجاوز کرنا باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے..... بیان کا مقصد (اپنی قابلیت کا اظہار نہیں بلکہ) یہ ہے کہ سننے والا آخرت کی تکالیف و عذاب اور اللہ عزَّ وَّجلَّ کی عبادت میں ہونے والی کوتاہیاں یاد کرے..... اپنی عمر کے بے کار کاموں میں ضائع ہونے پر افسوس کرے..... اور پیش آنے والے دشوار گزار مراحل کے بارے میں غور و فکر کرے کہ (الْعَيَاذُ بِاللّٰهِ) اگر ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کیا بنے گا؟..... مَلَكُ الْمَوْتِ (حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام جب روح قبض فرمائیں گے تو حالت کیسی ہوگی؟..... کیا منکر نکیر کے سوالوں کے جوابات دینے کی طاقت و ہمت ہے؟..... کیا قیامت کے دن اور حشر کے میدان میں اپنی حالت کی بہتری کا اہتمام کر لیا ہے؟..... اور کیا پل صراط کو آسانی سے پار کر لے گا یا ”ہاویہ“ (یعنی نارِ دوزخ) میں گر جائے گا؟

①..... الزهد للامام احمد بن حنبل، من مواعظ عیسیٰ، الحدیث: ۳۰۰، ص ۹۳.

الغرض بیان سننے والے کے دل میں بیان کردہ معاملات کی یاد ہمیشہ آتی رہے..... اور اسے بے قرار کرتی رہے..... تو ایسے جذبات کے جوش..... اور ان مصائب و آلام پر رونے کا نام ”بیان“ ہے..... اور لوگوں کو ان معاملات کی طرف توجہ دلانا..... اور ان کی کوتاہیوں پر انہیں تنبیہ کرتے ہوئے ان کے عیبوں سے انہیں آگاہ کرنا..... اس طرح ہو کہ اجتماع میں بیٹھے لوگوں پر رقت طاری ہو..... اور (قبر و حشر کے) یہ مصائب و آلام انہیں افسردہ و غمزدہ کر دیں..... تاکہ جہاں تک ہو سکے وہ (نیکیاں کر کے) گزری ہوئی عمر کی تلافی کریں..... اور جو آیام اللہ عز و جل کی نافرمانی میں بسر کئے ان پر خوب حسرت و پشیمانی کا اظہار کریں..... اس طریقے پر جامع کلام کو ”وعظ“ کہا جاتا ہے۔

مثلاً: اگر دریا میں طغیانی ہو اور سیلاب کا رخ کسی کے گھر کی طرف ہو..... اور اتفاق سے وہ اپنے اہل خانہ سمیت گھر میں موجود ہو..... تو یقیناً تم بھی کہو گے: بچو! جلدی کرو!..... ان خطرناک لہروں سے بچنے کی کوشش کرو..... اور کیا تیرا دل یہ چاہے گا کہ اس نازک و پرخطر موقع پر صاحب خانہ کو پُر تکلف عبارات..... تَضَع و بناوٹ سے بھرپور نکات اور اشاروں سے خبر دے؟..... ظاہر ہے تو ایسا کبھی نہیں چاہے گا..... (اور نہ ہی ایسی نادانی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کرے گا) پس یہی حال واعظ و مُبَلِّغ کا ہے..... اسے بھی چاہئے کہ وہ پُر تکلف عبارات اور تَضَع و بناوٹ سے پرہیز کرے۔

{ 2 }..... دوسری بات: وعظ و بیان کرنے میں ہر گز تمہاری نیت اور خواہش یہ نہ ہو کہ لوگوں میں واہ واہ کے نعرے بلند ہوں..... ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو..... وہ گریباں چاک کر دیں..... اور ہر طرف یہ شور ہو کہ کیسی زبردست محفل ہے..... کیونکہ ایسی خواہش دنیا کی طرف جھکاؤ اور ریاکاری کی علامت ہے..... جو حق سے غافل ہونے کی وجہ سے پیدا

ہوتی ہے..... بلکہ تمہارا عزم و ارادہ یہ ہونا چاہئے کہ (تم اپنے وعظ و بیان کے ذریعے) لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف راغب کرو..... گناہوں سے نیکیوں کی طرف..... حرص و لالچ سے زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی طرف..... بخل و کنجوسی سے سخاوت کی طرف..... دنیا کے دھوکے سے تقویٰ و پرہیزگاری کی طرف..... (ریاکاری سے اخلاص کی طرف..... تکبر سے عاجزی و انکساری کی طرف..... اور غفلت سے بیداری کی طرف) مائل کرنے کی کوشش کرو..... ان کے دلوں میں آخرت کی محبت پیدا کر کے دنیا کو ان کی نظروں میں نیچ (یعنی قابل نفرت) بنا دو..... اور انہیں عبادت اور زہد کے علم سے مالا مال کرو..... کیونکہ انسان کی طبیعت میں اس بات کا غلبہ ہے کہ وہ شریعت مطہرہ کی سیدھی راہ سے پھر کر اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں اور یہودہ عادات و اطوار میں جلد مشغول ہو جاتا ہے۔

لہذا لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیزگاری پیدا کرو..... اور انہیں (وقتِ نزع اور قبر و آخرت میں) پیش آنے والے خطرات و مشکلات سے ہر ممکن طریقے سے ڈرانے کی کوشش کرو..... شاید ایسا کرنے سے ان کے ظاہری و باطنی معاملات میں تبدیلی رُو نما ہو..... اور وہ (تجی توبہ کر کے) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و اطاعت میں شوق و رغبت اپنائیں..... اور معصیت و نافرمانی سے بیزاری اختیار کریں کہ یہی وعظ و بیان کا طریقہ ہے۔

ہر وہ وعظ و بیان جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں تو وہ واعظ و مبلغ اور سننے والوں کے لئے وبال کا باعث ہے..... بلکہ یہاں تک منقول ہے کہ ایسا واعظ رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے جو لوگوں کو سیدھی راہ سے دور کر کے انہیں ہلاکت و رسوائی اور تباہی و بربادی کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے..... پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے واعظ سے دور بھاگیں کیونکہ دین کو جتنا نقصان ایسے واعظ پہنچاتے ہیں اتنا شیطان بھی نہیں پہنچاتا..... لہذا

جو قدرت و طاقت رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے (قنہ و فساد پھیلانے والے) واعظ کو مسلمانوں کے منبر سے نیچے اُتار دے اور اسے ایسا (وعظ و بیان) کرنے سے روک دے..... کیونکہ ایسا کرنا بھی اُمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے) میں داخل ہے۔

## اُمرا سے میل جول کا نقصان

### { 3 }..... تیسری نصیحت:

جن چار باتوں سے دور رہنا ہے ان میں سے تیسری یہ ہے کہ تم اُمرا و سلاطین سے میل جول رکھو نہ ان کو دیکھو..... کیونکہ ان کی طرف دیکھنا..... ان کے پاس بیٹھنا..... ان کی ہم نشینی اختیار کرنا بہت بڑی آفت ہے..... اور اگر کبھی ان کے ساتھ مل بیٹھنے کا اتفاق ہو تو ہرگز ہرگز ان کی تعریف و توصیف نہ کرنا..... اس لئے کہ جب کسی ظالم اور فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ سخت ناراض ہوتا ہے..... اور جو ظالموں اور فاسقوں کی درازی عمر کی دعا کرتا ہے (نَعُوذُ بِاللّٰهِ) وہ چاہتا ہے کہ زمین پر اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی نافرمانی ہو۔

## اُمرا کے تحفے یا شیطان کا وار؟

### { 4 }..... چوتھی نصیحت:

ممانعت والی باتوں میں سے آخری یہ ہے کہ اُمرا (حاکموں اور سرداروں) سے کسی قسم کے تحائف و نذرانے قبول نہ کرنا..... اگرچہ تمہیں معلوم ہو کہ یہ حلال کی کمائی سے پیش کئے گئے ہیں..... اس لئے کہ ایسے لوگوں سے لالچ و طمع رکھنا دین میں بگاڑ پیدا کرتا ہے..... (اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) ان کے لئے دل میں نرم گوشہ، ظلم میں تعاون اور طرفداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں..... اور یہ سب کچھ دین میں بگاڑ و فساد ہی تو ہے..... اس کا کم سے

کم نقصان یہ ہے کہ جب تم ان کے تحائف و نذرانے قبول کرو گے..... اور ان کے منصب سے فائدہ اٹھاؤ گے تو لازماً ان سے محبت بھی کرنے لگو گے..... اور آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کی درازی عمر اور سلامتی و بقا بھی چاہنے لگتا ہے..... اور ظالم کی سلامتی و بقا کو پسند کرنا درحقیقت مخلوق خدا پر ظلم اور دنیا کو برباد کرنے کا ارادہ ہے..... لہذا اس سے بڑھ کر دین اور آخرت کے لئے کون سی چیز نقصان دہ ہو سکتی ہے؟

خبردار! ہوشیار! شیطان لعین و مردود کے فریب میں مت آنا..... اور نہ ہی ان لوگوں کے فریب میں آنا جو کہتے ہیں کہ ”ان (امرا) سے درہم و دینار لے کر فقر و مساکین میں تقسیم کرنا بہتر ہے کیونکہ امرا اپنا مال نافرمانی اور گناہوں کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ لہذا اسی مال کو غریب و نادار مسلمانوں پر خرچ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے۔“..... شیطان ملعون اس وار سے نہ جانے کتنے لوگوں کو تباہ و برباد کر چکا ہے..... اس بحث کو مزید دیگر آفتوں کی تفصیل کے ساتھ ہم نے ”احیاء العلوم“ میں ذکر کر دیا ہے..... تفصیل کے لیے وہاں سے دیکھ لو۔

جن 4 باتوں پر عمل کرنا ہے

## اللہ تعالیٰ سے بندے کا معاملہ

{ 5 }..... پانچویں نصیحت:

تمہارا اللہ عز و جل سے معاملہ اس طرح ہونا چاہئے جیسا کہ اگر تمہارا غلام تمہارے ساتھ ایسا معاملہ کرتا تو تم اس سے خوش ہو جاتے اور اس پر قلبی ناراضی اور غصے کا اظہار نہیں کرتے..... اور ایسا معاملہ جو تمہارا غلام تمہارے لئے کرے اور تم اس پر راضی نہیں ہوتے تو پھر خود بھی اللہ عز و جل کے لئے ایسا معاملہ کرنے پر راضی مت ہونا جو تمہارا مالک حقیقی ہے۔

## بندوں سے معاملہ

{ 6 }.....چھٹی نصیحت:

لوگوں سے تمہارا سلوک ویسا ہونا چاہئے جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں..... کیونکہ بندے کا ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب وہ تمام لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

## علم و مطالعہ کی نوعیت

{ 7 }.....ساتویں نصیحت:

جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ ایسا ہو جو تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو..... جیسے اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ تمہاری عمر کا صرف ایک ہفتہ باقی ہے..... تو یقیناً تم ان آیات کو فقہ و مناظرہ، اُصول و کلام اور دیگر علوم کے حُصول پر ہرگز صرف نہیں کرو گے..... کیونکہ تم جانتے ہو کہ اب یہ علوم تمہیں کافی نہ ہوں گے..... بلکہ تم اپنے دل کی نگہداشت و نگرانی میں مشغول ہو جاؤ گے..... نفس کی صفات پہچاننے اور دنیاوی تعلقات سے منہ موڑ کر اپنے نفس کو برے اخلاق سے پاک کرنے کی کوشش کرو گے..... اور اچھے اخلاق اپناتے ہوئے اللہ عز و جل کی عبادت و محبت سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرو گے..... اور ہر دن اور رات (بلکہ ہر لمحہ) اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس میں انسان کی موت واقع ہو جائے۔

## نجات کا مدنی نسخہ

اے نورِ نظر!

اب میری ایک اور بات غور سے سنو..... اور اس میں غور و فکر کرو حتیٰ کہ تمہیں اپنی

نجات کا راستہ مل جائے..... سوچو! اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ بادشاہ وقت ایک ہفتہ کے بعد تم سے ملنے آ رہا ہے تو اس عرصہ میں تم ہر اس جگہ کی اصلاح کرنے میں مشغول ہو جاؤ گے جہاں تمہارے خیال کے مطابق بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے..... مثلاً اپنے کپڑوں اور بدن کی دیکھ بھال اور زیب و زینت پر خصوصی توجہ دو گے..... اور گھر کی اک اک چیز کو صاف ستھرا اور آراستہ کرنے کی کوشش کرو گے۔

اب غور کرو کہ میں نے کس طرف اشارہ کیا ہے..... کیونکہ تم بڑے سمجھدار ہو اور عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔

## دلوں اور نیتوں پر نظر:

سرکارِ نامدار، مدینہ کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرَتِكُمْ وَلَا إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَيَبْتَكُمُ يَعْنِي: اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تُمَارِي شَكْلَ وَصُورَتِ أَوْ تُمَارِي أَعْمَالَكُمْ بَلْ تُمَارِي دُلُوبَكُمْ أَوْ تُمَارِي نِيَّتَكُمْ كَوَدَّ يَكْتُمُ“ (1)

## کتنا علم فرض ہے؟ (2)

اگر تم احوالِ قلب (یعنی دل کی حالتوں) کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو ”احیاء العلوم“

①..... صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم..... الخ،

الحديث: ۲۵۶۴، ص ۱۳۸۷.

②..... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 5 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ذاتِ برکاتہمُ العالیہ تحریر فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رَسُولُ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد پر فرض ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) یہاں اسکول کالج کی دنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مراد ہے۔ لہذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط و مفصلات، پھر.....

اور ہماری دیگر تصانیف کا مطالعہ کرو..... کیونکہ یہ علم تو فرضِ عین ہے جبکہ دوسرے علوم فرض کفایہ ہیں..... البتہ! اس قدر علم حاصل کرنا فرض ہے کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے مقرر کردہ فرائض اور احکام کو کامل اور اچھے طریقے سے سرانجام دیا جاسکے..... اللہ عزَّ وَّجَلَّ تمہیں یہ علم حاصل کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

## حرص و طمع سے دوری

{ 8 } ..... آٹھویں نصیحت:

اپنے پاس دنیا کا مال صرف اتنا جمع رکھنا جو تمہیں ایک سال کے اخراجات و ضروریات کے لیے کافی ہو..... جیسا کہ محبوب رب العزت، قاسمِ نعمت، مالکِ جنت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی بعض ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے لئے ایسا کرتے اور یہ دعا فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قُوَّتَ آلِ مُحَمَّدٍ کَفَافًا لِّعَنِي: اے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! آلِ محمد (صلی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بقدر کفایت روزی عطا فرما۔“ (1) اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے لئے نہیں فرمایا کرتے تھے..... بلکہ یہ اہتمام..... رَمَضَانَ الْمُبَارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے لئے زکوٰۃ کے ضروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، وعلیٰ ہذا القیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلہ سیکھنا فرض عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کے لئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قلبیہ (باطنی مسائل) مثلاً عاجزی و اخلاص اور توکل وغیرہ اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبر، ریاکاری، حسد وغیرہ اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۲۳، ۶۲۴)

1..... صحیح مسلم، کتاب الزہد و الرقائق، الحدیث: ۲۹۶۹، ص ۱۵۸.



ان کے لئے فرماتے جن کے دل میں کچھ ضعف ملاحظہ فرماتے..... اور جو یقین کے اعلیٰ درجے پر فائز تھیں ان کے لئے ایک آدھ دن سے زیادہ کا انتظام کبھی نہ فرماتے۔

## دعائے خاص

پیارے بیٹے!

میں نے اس رسالہ نما مکتوب میں تمہارے سوالوں کے جوابات لکھ دیئے ہیں..... اب تم ان پر عمل کرنا شروع کر دو اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھنا..... اور تم نے دُعا کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے..... میں صحیح احادیث مبارکہ سے ماخوذ دعا تمہیں بتاتا ہوں..... یہ دُعا اپنے قیمتی اوقات بالخصوص ہر نماز کے بعد مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ النَّعْمَةِ تَمَامِهَا وَمِنَ الْعِصْمَةِ دَوَامِهَا وَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلِهَا وَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلِهَا وَمِنَ الْعِشْرِ ارْغَدَهُ وَمِنَ الْعُمْرِ اَسْعَدَهُ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهُ وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَعَمَّهُ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْدَبَهُ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَهُ. اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا. اَللّٰهُمَّ اَخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ اَجَالَنا وَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ اَمَالَنا وَاَقْرِنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوْنا وَاَصَالَنا وَاَجْعَلْ اِلٰی رَحْمَتِكَ مَصِيْرًا وَمَا لَنَا وَاَصْبُبْ سَجَالَ عَفْوِكَ عَلٰی ذُنُوْبِنَا وَمَنْ عَلَيْنَا بِاصْلَاحِ عِيُوْبِنَا وَاَجْعَلِ التَّقْوٰی زَادًا وَفِيْ دِيْنِكَ اِجْتِهَادًا وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاعْتَمَدْنَا. اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی نَهْجِ الْاِسْتِقَامَةِ وَاَعِزَّنَا فِی الدُّنْيَا مِنْ مُّوْجِبَاتِ النَّدَامَةِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَفِّفْ عَنَّا ثِقَلَ الْاَوْزَارِ وَاَرْزُقْنَا عِشَّةَ الْاَبْرَارِ وَاَكْفِنَا وَاَصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاَعْتَقْ رِقَابَنَا وَرَقَابَ آبَائِنَا وَاَهْمَّ تَنَاوُحًا وَخَوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَمَشَايِخِنَا مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِیْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِیْمُ يَا سَتَّارُ يَا حَلِیْمُ يَا جَبَّارُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحْمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ وَیَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنَ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاكِیْنِ وَیَا رَحْمَ الرَّاحِمِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ.

یعنی: اے اللہ عز و جل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کامل نعمت..... وائی عصمت (یعنی بیشک پاکدامنی)

..... اور ایسی رحمت کا جو میرے تمام اُمور و معاملات کو شامل ہو..... اور تجھ سے دائمی خیر و عافیت..... خوشحال زندگی..... سعادتوں سے بھرپور لمبی طویل عمر..... کامل و مکمل احسان..... ہر حال میں انعام و اکرام..... فضل و کرم..... اور ایسا لطف و عطا مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ کے مزید قریب کر دے۔

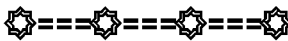
✽ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مدد فرما..... ہر نقصان سے محفوظ و مامون فرما..... ہمیں سعادت و عافیت کی موت عطا ہو..... ہماری اُمیدیں پوری فرما بلکہ اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما..... ہماری صبح و شام کو عافیت سے ہم کنار فرما..... ہمارا انجام و اختتام اپنی رحمت کی جانب فرما..... ہمارے گناہوں کی سیاحتی پر اپنی مغفرت کی بارش برسا دے..... ہمارے عیبوں کی اصلاح فرما کہ ہم پر احسان فرما..... تقویٰ و پرہیزگاری ہمارا زاد راہ بنادے..... تیرے دین کی سر بلندی کے لئے ہماری ہر کوشش قبول فرما..... تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے..... اور تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

✽ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں راہِ استقامت پر ثابت قدم رکھنا..... روزِ حشر شرمندگی کا باعث بننے والے اعمال سے بچا..... گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما..... نیک لوگوں جیسی زندگی عطا فرما..... اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا..... بُرے لوگوں کے شر سے بچا۔

✽ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں، ہمارے آباؤ اجداد، ہماری ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ہمارے مشائخِ عظام و اُساتذہ کرام کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما..... یَا عَزِيزُ. یَا غَفَّارُ..... یَا کَرِیْمُ. یَا سَتَّارُ..... یَا عَلِیْمُ. یَا جَبَّارُ..... یَا اللہُ! یَا اللہُ! یَا اللہُ!..... بِرَحْمَتِكَ یَا رَحِمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

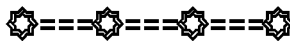
✽ اے ہر اَوَّل سے پہلے!..... اے ہر آخِر کے بعد موجود رہنے والے!..... اے طاقت و قوت والے!..... اے مسکینوں پر عنایتیں کرنے والے!..... اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے!..... لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



## مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۰ھ
ترجمہ قرآن کترالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلشر لاهور
تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حق بنوسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۷ھ	کونٹہ پاکستان
الجامع لاحکام القرآن	ابوعبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر السلسلی	ابوعبد الرحمن محمد بن الحسین سلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۱۲ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل لبخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الغد الحدید ۱۴۲۶ھ
حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیروہ بن شہر دار بن شیروہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
دیوان الحماسہ	ابی تمام حبیب بن اوس طائی متوفی ۶۳۱ھ	لاہور پاکستان



## گناہوں سے نفرت کرنے کا ذہن

”دعوت اسلامی“ کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑبنے کا ذہن بنے گا۔

## مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 202۵ کُتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 13 کُتب و رسائل { شعبہ کُتب اعلیٰ حضرت }

### اردو کُتب:

- 01..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْفُحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَبْرِانِ وَمَوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كُفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِي أَحْكَامِ قُرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَيْلِ الْمُدْعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے مانا کیسا؟ (وَسَاحُ الْجَنْدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور ساستہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... المفسر، المفسر، المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07..... شریعت و طریقت (مقالہ عرفاء، از شرع و علماء) (کل صفحات: 57)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (الْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- 09..... معاش ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تہذیب فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 10..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعْجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 13..... اولاد کے حقوق (مُسْعَلَةُ الْأَرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... الْوُظُفَةُ الْكَرِيمَةُ (کل صفحات: 46)

### عربی کُتب:

- 16, 17, 18, 19, 20..... جَدُّ الْمُتَمَتَّرِ عَلَى رَدِّ الْمُخْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع  
والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)
- 21..... التَّعْلِيلُ الرَّضَوِيُّ عَلَى صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ (کل صفحات: 458)

- 22.....كَيْفُ الْفَقِيهِ الْفَاهِم (كل صفحات: 74) 23.....الْأَجَازَاتِ الْمَتِينَةِ (كل صفحات: 62)  
24.....الْزَمَمَةُ الْقَمَرِيَّة (كل صفحات: 93) 25.....الْفَضْلُ الْمُوَهَّبِي (كل صفحات: 46)  
26.....تَمْهِيدُ الْإِيمَان (كل صفحات: 77) 27.....أَجَلِي الْأَعْلَام (كل صفحات: 70)  
28.....إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (كل صفحات: 60)

## عنقریب آنے والی کتب

- 01.....جَدُّ الْمُؤْمَرِ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد السادس)  
02.....اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَةُ الْإِشَاد)

## { شعبہ تراجم کتب }

- 01.....اللَّهُ وَالْوَلَوْنَ كِي بَاتِي (حَلِيَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاءِ) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات: 217)  
02.....مَدَنِي آقا کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)  
03.....سایہ عرش کس کس کو ملے گا؟ (تَمْهِيدُ الْقُرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)  
04.....نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمَفْرَحُ الْقُلُوبِ الْمُحْزُونِ) (کل صفحات: 142)  
05.....نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (الْمَوَاعِظُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ) (کل صفحات: 54)  
06.....جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَنْجَرُ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)  
07.....امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الامجد کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامٍ اَعْظَمَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (کل صفحات: 46)  
08.....جہنم میں لے جانے والے اعمال (جداول) (الزَّوْاجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ) (کل صفحات: 853)  
09.....نیکی کی دعوت کے فضائل (الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (کل صفحات: 98)  
10.....فیضانِ مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّورِ عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ) (کل صفحات: 144)  
11.....دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الزُّهْدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)  
12.....راوی علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ النَّعْلَمِ) (کل صفحات: 102)  
13.....عُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)  
14.....عُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)  
15.....احیاء العلوم کا خلاصہ (لِبَابِ الْإِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)  
16.....حکایتیں اور نصیحتیں (الرُّوضُ الْقَائِقِ) (کل صفحات: 649)

- 17..... اچھے برے عمل (رسالۃ المذاکرۃ) (کل صفحات: 122)
- 18..... شکر کے فضائل (الشکر لله عزوجل) (کل صفحات: 122)
- 19..... حسن اخلاق (مکارم الاخلاق) (کل صفحات: 102)
- 20..... آنسوؤں کا دریا (بحر الدموع) (کل صفحات: 300)
- 21..... آداب دین (الآداب فی الدین) (کل صفحات: 63)
- 22..... شاہراہ اولیا (منہاج العارفین) (کل صفحات: 36)
- 23..... بیہوشی (ایٹھا الولد) (کل صفحات: 64)
- 24..... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات: 148)

## عنقریب آنے والی کُتب

- 01..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) (جلد 1 مکمل)
- 02..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد 2)

## { شعبہ درسی کُتب }

- 01..... امراہ الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)
- 02..... الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات: 155)
- 03..... اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات: 325)
- 04..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)
- 05..... نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات: 392)
- 06..... شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات: 384)
- 07..... الفرح الکامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158)
- 08..... عنایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو (کل صفحات: 280)
- 09..... صرف بہائی مع حاشیۃ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10..... دروس البلاغۃ مع شمس البراعۃ (کل صفحات: 241)
- 11..... مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات: 119)
- 12..... نزہۃ النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات: 175)
- 13..... نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر (کل صفحات: 203)

- 14..... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144) 15..... نصاب النحو (کل صفحات: 288)  
 16..... نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95) 17..... نصاب التجوید (کل صفحات: 79)  
 18..... المحادثة العربية (کل صفحات: 101) 19..... تعریفات نحویة (کل صفحات: 45)  
 20..... خاصیات ابواب (کل صفحات: 141) 21..... شرح مئة عامل (کل صفحات: 44)  
 22..... نصاب الصرف (کل صفحات: 343) 23..... نصاب المنطق (کل صفحات: 168)

## عنقریب آنے والی کتب

01..... انوار الحديث (مع تخريج وتحقیق)

02..... قصیده برده مع شرح خریوتی

03..... نصاب الادب

## { شعبہ خراج }

01..... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (کل صفحات: 274)

02..... بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360)

03..... بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات: 1304)

04..... اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن (کل صفحات: 59)

05..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)

06..... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)

07..... بہار شریعت (سواہواں حصہ، کل صفحات: 312) 08..... تحقیقات (کل صفحات: 142)

09..... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56) 10..... جنتی زیور (کل صفحات: 679)

11..... بہار شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات: 219) 12..... علم القرآن (کل صفحات: 244)

13..... بہار شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات: 243) 14..... سوانح کریم (کل صفحات: 192)

15..... بہار شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات: 201) 16..... اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112)

17..... بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206) 18..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)

19..... بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133) 20..... منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)

21..... بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169) 22..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)

23..... بہار شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 222) 24..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)

- 25..... بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218) 32 تا 26..... فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)  
 33..... بہار شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات: 280) 34..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)  
 35..... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249) 36..... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)  
 37..... کرامات صحابہ (کل صفحات: 346) 38..... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)  
 39..... سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875) 40..... آئینہ عبرت (کل صفحات: 133)

## عنقریب آنے والی کُتب

- 01..... بہار شریعت حصہ ۱۵، ۱۶  
 02..... معمولات الابرار  
 03..... جواہر الخدیث

## { شعبہ اصلاحی کُتب }

- 01..... غوثِ پاک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات (کل صفحات: 106) 02..... تکبیر (کل صفحات: 97)  
 03..... فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات: 87) 04..... بدگمانی (کل صفحات: 57)  
 05..... رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255) 06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)  
 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49) 08..... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)  
 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) 10..... ریاکاری (کل صفحات: 170)  
 11..... قومِ بختات اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262) 12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)  
 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124) 14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)  
 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) 16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)  
 17..... کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات: 63) 18..... ٹی وی اور مودی (کل صفحات: 32)  
 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) 20..... مفتی و دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)  
 21..... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120) 22..... شرحِ شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)  
 23..... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39) 24..... خوفِ خدا عز و جل (کل صفحات: 160)  
 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100) 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)  
 27..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62) 28..... نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)



- 29..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325) 30..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)  
 31..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152) 32..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)  
 33..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)

### { شعبہ امیر اہلسنت }

- 01..... سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغامِ عطار کے نام (کل صفحات: 49)  
 02..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)  
 03..... اصلاح کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)  
 04..... 25 کرچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)  
 05..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)  
 06..... وضو کے بارے میں دوسرے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)  
 07..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)  
 08..... آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)  
 09..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48) 10..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)  
 11..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 12..... گوگامبلغ (کل صفحات: 55)  
 13..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220) 14..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)  
 15..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33) 16..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)  
 17..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48) 18..... فافل ورزی (کل صفحات: 36)  
 19..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 20..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)  
 21..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49) 22..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)  
 23..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (4) (کل صفحات: 49) 24..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)  
 25..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 26..... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)  
 27..... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 28..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)  
 29..... عطاری جن کا غسلِ میت (کل صفحات: 24) 30..... پیر و پچی کی توبہ (کل صفحات: 32)  
 31..... نو مسلم کی درود پڑھی داستان (کل صفحات: 32) 32..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)

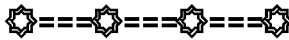
- 33.....خونناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 34.....فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 35.....ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32) 36.....قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 37.....فیضان امیر اہلسنت (کل صفحات: 101) 38.....حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
- 39.....ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 40.....کرپچین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32)
- 41.....صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33) 42.....کرپچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 43.....میوزکل شوکا متوالا (کل صفحات: 32) 44.....نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 45.....آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32) 46.....ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32)
- 47.....با برکت روٹی (کل صفحات: 32) 48.....انخواستہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32)
- 49.....میں نیک کیسے بنا (کل صفحات: 32) 50.....شرابی، مؤذن کیسے بنا (کل صفحات: 32)
- 51.....بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32) 52.....خوش نصیبی کی کریمیں (کل صفحات: 32)
- 53.....ناکام عاشق (کل صفحات: 32) 54.....نادان عاشق (کل صفحات: 32)

## عنقریب آنے والے رسائل

01.....V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط 3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

02.....اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب

03.....دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک



## علم سیکھنے سے آتا ہے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

”علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقر غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ غَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ غَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔“

(المعجم الکبیر، ج ۱۹، ص ۵۱۱، الحدیث: ۷۳۱۲)

# تخارج ايها الولد

- (١).....تفسير روح البيان، سورة البقرة، تحت الاية: ٢٣٢، ج ١، ص ٣٦٣-
- (٢).....شعب الايمان للبيهقي، باب فى نشر العلم، الحديث: ١٧٧٨، ج ٢، ص ٢٨٥-
- (٣).....صحيح البخارى، كتاب الايمان، باب دعاؤكم ايمانكم، الحديث: ٨، ج ١، ص ١٤-
- (٤).....سنن الترمذى، كتاب صفة القيامة، باب (ت ٩٠)، الحديث: ٢٤٦٧، ج ٤، ص ٢٠٨-
- (٥).....تفسير روح البيان، سورة البقرة، تحت الاية: ٢٤٦، ج ١، ص ٣٨٣-
- (٦).....تفسير روح البيان، سورة الرعد، تحت الاية: ٢٤٦، ج ٤، ص ٣٨٨-
- (٧).....سنن الترمذى، كتاب صفة القيامة، باب (ت ٩٠)، الحديث: ٢٤٦٧، ج ٤، ص ٢٠٨-
- (٨).....صحيح البخارى، كتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن مُعاذ، الحديث: ٣٨٠٣، ج ٢، ص ٥٦٠-
- (٩).....حلية الاولياء، سلام بن ابى مطيع، الرقم: ٨٣٠١، ج ٦، ص ٢٠٣-
- (١٠).....المسند لالمام احمد بن حنبل، مسند ابى سعيد الخدرى، الحديث: ١١٢٩٥، ج ٤، ص ٦٩-
- (١١).....صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمر، الحديث: ٢٤٧٩، ص ١٣٤٦-
- (١٢).....شعب الايمان للبيهقي، باب فى تعديد نعم الله وشكرها، فصل فى النوم وآدابه، الحديث: ٤٧٤٦، ج ٤، ص ١٨٣-
- (١٣).....فردس الاخبار بما أنور الخطاب، أم سعد، الحديث: ٢٥٣٨، ج ٢، ص ١٠١-

- (۱۴).....الجامع لاحكام القرآن،سورة آل عمران،تحت الاية: ۱۷، ج ۳، ص ۳۱۔
- (۱۵).....ديوان الحماسة،باب النسيب،الجزء ۲، ص ۲۳۲۔
- (۱۶).....تفسيرروح البيان،سورة ص،تحت الاية: ۲۹، ج ۸، ص ۲۵۔
- (۱۷).....حلية الاولياء،احمد بن ابى الحوارى،الرقم: ۱۴۳۲۰، ج ۱۰، ص ۱۳۔
- (۱۸).....سنن ابن ماجه،كتاب الزهد،باب الحسد،الحديث: ۴۲۱۰، ج ۴، ص ۷۴۳۔
- (۱۹).....تفسيرالسلمى،سورة النحل،تحت الاية: ۱۲۵، ج ۱، ص ۳۷۷۔
- (۲۰).....الزهدللامام احمدبن حنبل،من مواعظ عيسى،الحديث: ۳۰۰، ص ۹۳۔
- (۲۱).....صحيح مسلم،كتاب البر والصلة والآداب،باب تحريم ظلم المسلم.....الخ،  
الحديث: ۲۵۶۴، ص ۱۳۸۷۔
- (۲۲).....صحيح مسلم،كتاب الزهدوالرفائق،الحديث: ۲۹۶۹، ص ۸۸۔
- (۲۳).....سنن الترمذى،كتاب العلم،باب ماجاء فى فضل الفقه،الحديث: ۲۶۹۴، ج ۴،  
ص ۳۱۴۔
- (۲۴).....سنن الترمذى،كتاب العلم،باب ماجاء فى فضل الفقه،الحديث: ۲۶۹۰، ج ۴،  
ص ۳۱۲۔
- (۲۵).....صحيح مسلم،كتاب الذكر والدعاء،باب التعوذ من شر،الحديث: ۲۷۲۲، ص ۱۴۵۷۔

